عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۳۶ | ۲۸رشوال تا ۷رذوالقعدہ ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۳تا۳۱رجولائی ۲۰۱۷ء | شمارہ:۲۸

دورِ حاضر میں مُسلم خواتین کا کردار

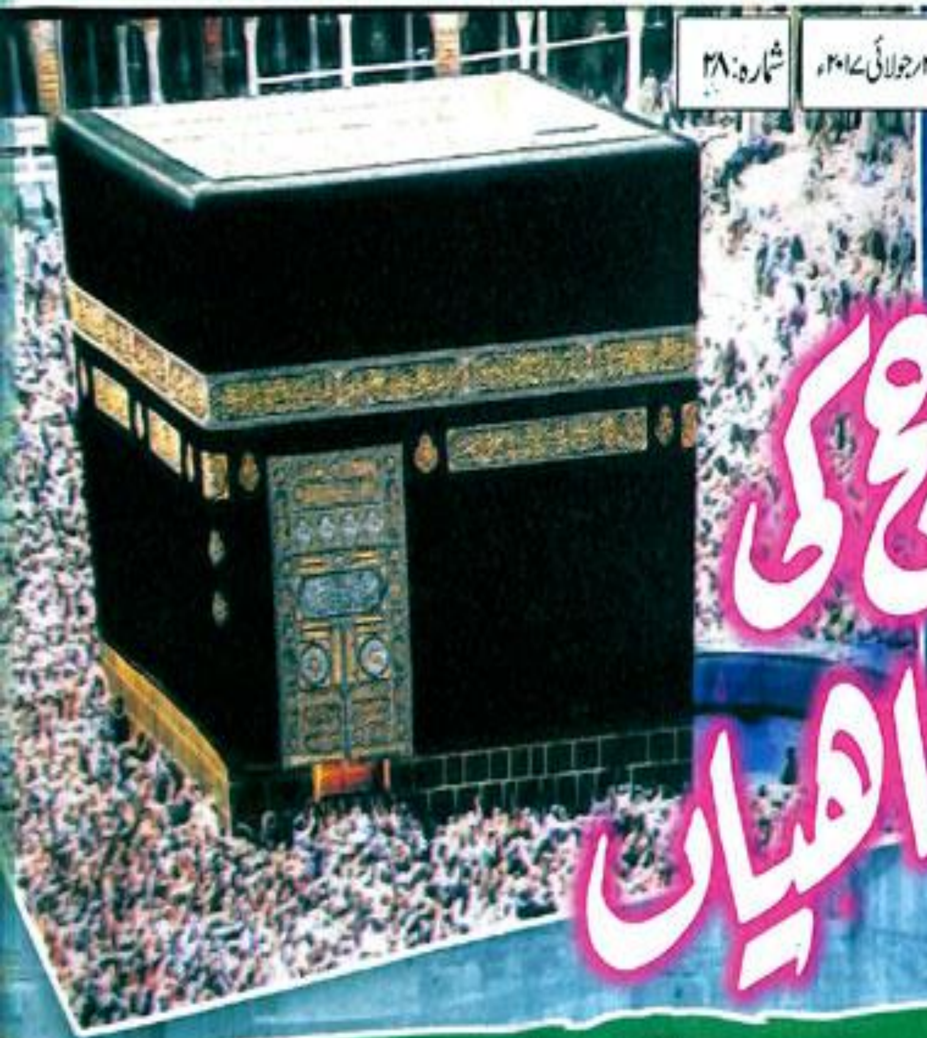

عازمینِ حج کی بعض کوتاہیاں

حجّاج کرام کے یاد رکھنے کی چند باتیں

محمد رسول اللہ کا قادیانی تصور

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

Email: editorkn@yahoo.com

مرحوم شوہر کا قرض اس کے ترکہ سے وصول کرنا

س:...... کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے مرحوم شوہر کی جائیداد کس طرح تقسیم ہوگی؟ میرے دو بیٹے ہیں، میرے شوہر کی پہلی بیوی سے بھی دو بیٹے ہیں اور پھر تیسری شادی انہوں نے ایک بیوہ سے کی جس کا ایک بیٹا بھی تھا، شادی کے بعد ایک بیٹی ہوئی، جب میری شادی ۱۹۸۱ء میں ہوئی تو میرے والد صاحب نے ایک سال بعد ۱۲۰ گز پر بنا ہوا مکان مجھے دے دیا۔ اس کے علاوہ شادی کے وقت بہت سا قیمتی سامان زیورات میں دس تولہ کی چوڑیاں، چار کڑے، آٹھ تولہ کا سیٹ، دو سیٹ چھوٹے، انگوٹھیاں، چین، ٹوپس وغیرہ دیئے۔ اس کے علاوہ میرا بینک بیلنس تقریباً ایک لاکھ روپے تھا۔ میرے شوہر وقتاً فوقتاً مجھ سے پیسے اور زیور لے کر خرچ کرتے رہے۔ ۲۰۰۴ء میں شوہر نے اپنے بڑے لڑکے کی شادی کی اور میرے گھر پر اوپر کی منزل پر تین کمرے اس کو تعمیر کر کے دیئے اور یہ تعمیر شوہر نے اپنے پیسوں سے کی۔ میری عمر اس وقت ۶۶ سال ہے، میں اپنا ذاتی سامان مستحق لوگوں میں تقسیم کرنا چاہتی ہوں اور مکان اپنے والدین کے نام صدقہ جاریہ کر کے باقی شریعت کے مطابق تقسیم کرنا چاہتی ہوں، مگر میں اپنے شوہر کی بیویوں اور ان کی اولاد کو کچھ بھی دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

ج:...... صورت مسئولہ میں آپ کے مرحوم شوہر کی تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کو اور ان کی ملکیت میں موجود تمام اشیاء کو ۷۲ حصوں میں تقسیم کریں گے۔ جس میں سے ۹ حصے مرحوم کی موجودہ بیواؤں میں برابر تقسیم ہوں گے اور باقی کے ۶۳ حصے اس طرح تقسیم ہوں گے کہ مرحوم کے چاروں لڑکوں میں سے ہر ایک لڑکے کو ۱۴، ۱۴ حصے اور مرحوم کی لڑکی کو ۷ حصے ملیں گے۔

آپ کے والد نے شادی کے موقع پر آپ کو جہیز میں یا بعد میں جو کچھ بھی دیا مثلاً زیور، کپڑا، سامان یا گھر وغیرہ وہ صرف اور صرف آپ کی ملکیت ہے، اس میں شرعاً کسی کا کوئی حصہ نہیں ہے، ہاں آپ کے انتقال کے بعد یہ سب کچھ جو آپ کی ملکیت میں ہے صرف آپ کے دونوں بیٹوں کے درمیان نصف نصف تقسیم ہوگا۔ آپ کے سوتیلے بیٹوں کو یا شوہر کی دوسری بیواؤں کو اس میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ باقی آپ کے مکان پر شوہر نے جو تعمیرات کی مد میں خرچ کیا تھا، آپ کو چاہئے کہ اتنی رقم آپ نکال کر شوہر کے تمام ورثاء میں مندرجہ بالا طریقے کے مطابق تقسیم کردیں۔ اس کے علاوہ زندگی میں شوہر نے جو پیسہ یا زیور آپ سے بطور قرض لیا تھا اور آپ نے قرض کی وضاحت کر کے انہیں دیا تھا یا آپ کا مہر ادا نہیں کیا تھا اور آپ نے معاف بھی نہیں کیا تھا تو اب آپ شوہر کے چھوڑے ہوئے ترکہ میں سے وصول کرسکتی ہیں۔ ترکہ میں سے پہلے آپ کا یہ قرض ادا کیا جائے گا اس کے بعد باقی ترکہ کو شرعی طریقے کے مطابق تمام ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

پرائز بونڈ اور اس پر انعام کا حکم

س:...... کیا پرائز بونڈ پر نکلنے والا انعام جائز نہیں ہے، اگر کسی کا انعام نکلا اور اس نے لے لیا تو اب وہ اس رقم کا کیا کرے؟ اسی طرح پرائز بونڈ اگر کسی کے پاس موجود ہوں تو وہ ان کو فروخت کرسکتا ہے؟

ج:...... انعامی بونڈ کی رقم لینا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے یہ رقم لے لی تو جتنی رقم کا یہ انعامی بونڈ خریدا تھا اتنی رقم منہا کر کے بقیہ رقم بغیر ثواب کی نیت کے مستحق زکوٰۃ کو دے دینا جائز ہے اور اگر کسی کے پاس بونڈ موجود ہوں تو اس کی جو قیمت خریدی تھی اتنے میں آگے فروخت کرنا ضروری ہے زیادہ قیمت میں فروخت کرنا جائز نہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ہفت روزہ ختم نبوت

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۶ ۲۸؍شوال تا ۷؍ذوالقعدہ ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱؍جولائی ۲۰۱۷ء شمارہ: ۲۸

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
عازمین حج کی بعض کوتاہیاں!	۷	مولانا مفتی شبیر احمد قاسمی
''محمد رسول اللہ'' کا قادیانی تصور	۱۱	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حجاج کرام کے یاد رکھنے کی چند باتیں	۱۵	مولانا محمد ادریس ندوی نگرامیؒ
حجاج کو پیش آمدہ چند فقہی مسائل (۲)	۱۸	مفتی رفیق احمد بالاکوٹی
دور حاضر میں مسلم خواتین کا کردار	۲۲	عابدہ حسام الدین
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی وتبلیغی اسفار	۲۴	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۴۷۸۳۴۸۶-۰۶۱، ۴۵۸۳۴۸۶-۰۶۱

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

احادیث قدسیہ

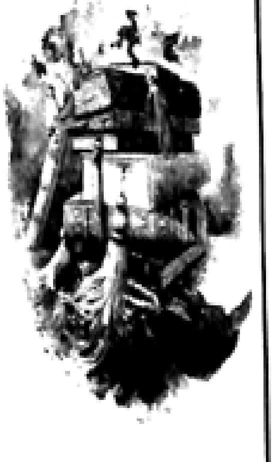

سحبان الہند حضرت مولانا
احمد سعید دہلویؒ

اللہ کے واسطے محبت کرنا اور اللہ کے لئے دشمنی کرنا

حدیث قدسی ۳: عرباض بن ساریہؓ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میری عظمت اور جلال کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے اس دن عرش الٰہی کے سایہ میں ہوں گے، جس دن میرے سایہ کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا۔ (احمد)

حدیث قدسی ۴: حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میری محبت کے وہی لوگ مستحق ہیں جو میری وجہ سے آپس میں دوستی کرتے تھے اور میری ہی وجہ سے آپس میں اٹھتے بیٹھتے تھے اور میری ہی وجہ سے ایک دوسرے پر اپنا مال خرچ کیا کرتے تھے۔ (مالک)

حدیث قدسی ۵: ایک اور روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے لئے آپس میں محبت کرنے والے اور میری عظمت وجلال کی وجہ سے باہمی دوستی کرنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے، ایسے نور کے منبر جن کی انبیاء اور شہداء بھی آرزو کریں گے۔

حدیث قدسی ۶: حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ اگر ایک شخص مغرب میں ہو اور دوسرا مشرق میں اور یہ دونوں اللہ کے لئے آپس میں محبت کرتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو قیامت میں ایک جگہ جمع کر کے فرمائے گا، یہ وہ شخص ہے جس سے تو محبت کیا کرتا تھا۔ (بیہقی)

غائبانہ محبت کرتے تھے اور زندگی میں ایک کو دوسرے سے ملاقات کا موقع نہیں ملا تو اللہ تعالیٰ قیامت میں نہ صرف دونوں کی ملاقات کرائے گا بلکہ ایک سے دوسرے کا تعارف بھی کرائے گا۔

حدیث قدسی ۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیلؑ کو ارشاد فرماتا ہے: اے جبرئیل! فلاں شخص سے میں محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ حضرت جبرئیلؑ اس سے محبت کرتے ہیں، پھر حضرت جبرئیلؑ آسمانوں میں اعلان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں فلاں بندے کو دوست رکھتا ہوں، آسمان کے رہنے والو تم بھی اس بندے سے محبت کرو پس آسمان کے رہنے والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کر دی جاتی ہے اور جب اللہ کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے تو جبرئیلؑ کو ارشاد ہوتا ہے اے جبرئیل! میں فلاں شخص سے بغض رکھتا ہوں تم بھی اس سے بغض رکھو، حضرت جبرئیلؑ بھی اس سے دشمنی رکھتے ہیں پھر آسمان والوں کو خطاب کرتے ہیں۔

نماز

علم شریعت کا پہلا اور بنیادی رکن

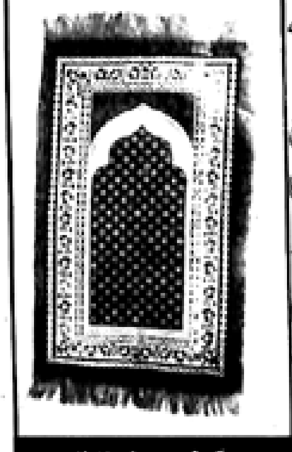

حضرت مولانا
مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

نماز سے متعلق استعمال ہونے والی اصطلاحات (خاص مفہوم)

جہری نماز: جن نمازوں میں امام بلند آواز سے قرأت کرتا ہے ان نمازوں کو جہری نماز کہتے ہیں۔ یہ تین نمازیں ہیں: فجر جس کی دونوں رکعتوں میں امام بلند آواز سے قرأت کرتا ہے، مغرب اور عشاء جن کی پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت ہوتی ہے۔

سری نماز: جن نمازوں میں امام خاموشی سے بغیر آواز کے قرأت کرتا ہے، ان نمازوں کو سری نمازیں کہتے ہیں، یہ دو نمازیں ظہر اور عصر ہیں۔ (احناف کے مسلک میں مقتدی پانچوں نمازوں میں امام کے پیچھے قرأت کے موقع پر خاموش کھڑا رہتا ہے چاہے اس تک آواز پہنچے یا نہ پہنچے۔ قرأت کے موقع پر مقتدی نہ قرأت کرتا ہے اور نہ ہی کوئی تسبیح وغیرہ پڑھتا ہے بلکہ بالکل خاموش کھڑا رہتا ہے۔)

سجدہ سہو: اگر بھول کر نماز میں کوئی واجب چھوٹ جائے یا واجب یا فرض کی ادائیگی میں اس کے موقع اور جگہ پر دیر ہو جائے (اس کی مقدار تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے جتنا وقت ہے) یا فرض یا واجب کی ترتیب بدل جائے یا کوئی فرض یا واجب ایک سے زائد مرتبہ ادا کر لیا جائے اس بھول کی تلافی کے لئے (اس نقصان کو پورا کرنے کے لئے) شریعت نے ایک طریقہ بتلایا ہے آخری قعدے میں پوری التحیات پڑھنے کے بعد سیدھی طرف سلام پھیر کر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے دو سجدے کر لئے جائیں اور اس کے بعد قعدے میں بیٹھ کر دوبارہ پوری التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیے جائیں ان دو سجدوں کو سجدۂ سہو کہتے ہیں۔ یہ سجدے فرض چھوٹ جانے کی کمی پوری نہیں کرتے، لہٰذا فرض چھوٹ جانے پر نماز کو دوبارہ پڑھنا پڑے گا، اوپر ذکر کی گئی باتیں اگر جان بوجھ کر کی گئیں تو بھی سجدۂ سہو سے کام نہیں چلے گا، نماز دوبارہ پڑھنا ہوگی، اوپر ذکر کی گئی باتیں بھول کر کیں اور سجدۂ سہو نہیں کیا تو بھی نماز کو اس کے وقت کے اندر دوبارہ پڑھنا ضروری ہے (وقت گزر جانے کے بعد لوٹانا ضروری نہیں)۔

صاحب ترتیب: صاحب ترتیب اس نمازی کو کہتے ہیں جس کے ذمہ بالغ ہونے کے بعد سے کوئی قضا نماز نہ ہو، اگر ذمہ قضا نمازیں ہوں تو وہ ادا کر چکا ہو اس کے بعد اگر اس کی کوئی نماز قضا ہوتی ہے تو وہ ادا نماز سے پہلے قضا نماز پڑھے گا۔ پانچ نمازوں تک یہ صاحب ترتیب ہی رہے گا اور پہلے اسے تمام قضا نمازیں ادا کرنا ہوں گی اگر چھ یا زیادہ نمازیں قضا ہو جائیں تو ترتیب ساقط یعنی ختم ہو جاتی ہے لہٰذا اب قضا کی ادائیگی سے پہلے وقتی نماز پڑھ سکتا ہے (اگر وقتی نماز کا وقت تنگ ہو رہا ہو (ختم ہو رہا ہو) تو اس عذر سے بھی ترتیب ساقط ہو جاتی ہے ایسی صورت میں پہلے وقتی نماز کے فرض ادا کر لے (

دوسری طرف انگریز کا خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی جو اپنے آپ کو کبھی مجدد، کبھی مہدی، کبھی مثیل مسیح، کبھی مسیح موعود، کبھی خدا کا باپ، کبھی خدا کی بیوی، کبھی ظلی نبی، کبھی بروزی نبی اور کبھی بعینہٖ محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام خصائص و کمالات اور مناقب و مفاخر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھین کر اپنی ذات پر چسپاں کرنے کی کوششیں کرتا رہا۔ اس کے چند نمونے اور حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

قرآن کریم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ارشاد فرمایا:

"مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ...." (الفتح:۲۹)

ترجمہ: "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں، وہ کافروں کے مقابلہ میں تخت اور آپس میں مہربان ہیں۔"

اسی طرح سورۃ الصف، آیت:۹ میں ارشاد فرمایا:

"هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ"

ترجمہ: "وہ اللہ ایسا ہے، جس نے اپنے رسول کو ہدایت (قرآن) اور دین حق (اسلام) دے کر بھیجا ہے، تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کردے، گو مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔"

ان دونوں آیات کے بارہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ پہلی آیت میں "محمد رسول اللہ" سے اور دوسری آیت میں "رسولہ" سے مراد اس کی ذات ہے، چنانچہ اپنے اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" میں لکھتا ہے:

"حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، اس میں ایسے لفظ رسولؔ اور مرسلؔ اور نبیؔ کے موجود ہیں، نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ.... چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں، ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے: "هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ" دیکھو ص:۴۹۸، براہین احمدیہ۔ اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کرکے پکارا گیا ہے.... پھر اسی کتاب میں اس مکالمے کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے: "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ" اس وحی الٰہیہ میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ، ص:۲،۳، روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۲۰۶،۲۰۷)

اسی طرح مذکورہ بالا آیت "وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" میں تحریف کرتے ہوئے کہتا ہے:

"اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے ہو اور باقی دنیا کو اپنی طرف بلاتے ہو (اپنی طرف بلانا تو مرزائے قادیان کا مشغلہ ہے یا ان کی ذریت کا وظیفہ، یہ انہی کو مبارک ہو، مسلمان کسی کو "اپنی طرف" نہیں بلاتے، بلکہ ساری دنیا کو... بشمول قادیانی امت کے... حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلاتے ہیں، کہ آپ ہی آخری نبی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم... ناقل) تو پہلے خود سچے اسلام کی طرف آجاؤ جو مسیح موعود (مرزا صاحب) میں ہو کر ملتا ہے، اسی کے طفیل آج برّ و تقویٰ کی راہیں کھلتی ہیں، اسی کی پیروی سے انسان فلاح و نجات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے۔ وہ وہی فخر اولین و آخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا، اب اپنی تکمیل تبلیغ کے ذریعے ثابت کرے گا کہ واقعی اس کی دعوت جمیع ممالک و ملل عالم کے لئے تھی، فصلی اللہ علیہ وسلم۔"

(الفضل قادیان، ۲۶/ستمبر ۱۹۱۵ء)

(باقی صفحہ 27 پر)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

اولادِ آدم کے روحانی آفتاب و ماہتاب، سیدالاولین والآخرین، نبی آخرالزماں، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایسے ممتاز اور منفرد لقب سے موسوم فرمایا ہے جو اور کسی فردِ انسانی کو عطا ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

''وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔'' (الانبیاء:۱۰۷)

ترجمہ: ''اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو مگر رحمت، واسطے عالموں کے۔''

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجودِ مبارک تمام کائنات کے لئے باعث رحمت ہونے کی بناپر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب کے لئے نبی رحمت ہیں۔

حدیث مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ناموں کے علاوہ ایک نام ''نبی الرحمة'' بھی آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کی وجہ سے اپنی تمام مخلوقات پر بے انتہاء رحمت فرمائی ہے، دنیا کی تمام اقوام وملل اپنی تمام تر مخالفتوں اور توحید ورسالت کے انکار کے باوجود آج بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کے فیضان سے مستفید اور حصہ پارہی ہیں۔

اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کے تمام انبیاء علیہم السلام کی تعلیم وتہذیب مٹ چکی تھی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک دنیا میں تاریکی چھائی رہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے دنیا میں ترقی کی راہیں کھلیں، آپ کی تعلیم وتہذیب کی برکت سے مغربی اقوام ترقی یافتہ کہلائیں، کیونکہ کچھ عرصہ پہلے تک نہ ان کے پاس کوئی تعلیم تھی اور نہ کوئی تہذیب۔ اہل اسلام کی بنائی گئی تعلیم گاہوں، یونیورسٹیوں اور ان کی تحقیقات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ مغربی اقوام بامِ عروج کو پہنچیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سال تک مشرکین مکہ کی تکالیف کو برداشت کیا، طائف والوں کا ظلم وجبر، ان کا تشدد و بربریت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جان پر سہا، لیکن ان کے لئے بددعا تک نہ فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ان کافروں کے لئے بددعا فرمایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''انی لم ابعث لعّانًا، انما بعثت رحمة'' (صحیح مسلم، مشکوٰۃ ص:۵۱۹)

ترجمہ: ''میں لعنت برسانے کے لئے نہیں بھیجا گیا، میں تو رحمت بناکر مبعوث ہوا ہوں۔''

ایک اور حدیث میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''انما انا رحمة مهداة'' (تفسیر ابن کثیر ص:۲۰۱)... یعنی میں تو سراپا رحمت ہوں......

عازمین حج کی بعض کوتاہیاں!

مولانا مفتی شبیر احمد قاسمی

سفر سے کئی روز پہلے کی غلطیاں:

۱:...... جب حاجی صاحب کے حج کی منظوری آتی ہے تو اسی وقت سے اس کا چرچا اور تبصرہ ہونا شروع ہوجاتا ہے اور حاجی صاحب خود بھی اپنے حج کو جانے کا چرچا عام کرنے لگتے ہیں، حالانکہ حج ایک عشقیہ عبادت ہے اور حاجی لوگوں میں جتنا خود چرچا کرے گا اتنا ہی رب کریم سے عشق ومحبت میں کمی آتی رہے گی، اس لئے اس میں حتی الامکان احتیاط کی ضرورت ہے۔

۲:...... جوں جوں سفر حج کا وقت قریب آجاتا ہے اعزا واقربا کی آمد ورفت کا سلسلہ بڑھتا جاتا ہے اور بہت سے لوگ حاجی صاحب کے لئے اس بنا پر تحفہ وتحائف لاتے ہیں کہ حاجی صاحب بھی واپسی میں ہمارے لئے حرمین شریفین سے تحفہ لائیں گے، بلکہ بعض حاجی تو ایسا کرتے ہیں کہ محلہ میں گشت لگاتے ہیں تاکہ لوگ حاجی صاحب کو تحفہ پیش کیا کریں۔

۳:...... جب سفر بالکل قریب آجاتا ہے تو حاجی صاحب کے یہاں ایسی دعوت ہوتی ہے جیسے کوئی دولت مند آدمی اپنی لڑکی کی شادی میں دعوت کرتا ہے اور اس موقع پر بھی تحفہ اور لفافہ پیش ہونے لگتا ہے۔

۴:...... اب جب حاجی صاحب سفر حج شروع کرتے ہیں تو ایئر پورٹ تک گاڑیوں اور بسوں سے ایک ایک حاجی کو پہنچانے کے لئے ایک بڑا مجمع پہنچ جاتا ہے، دیکھنے والوں کو شبہ ہوجاتا ہے کہ شاید کوئی بڑی بارات دولہا کو لے کر جارہی ہے یا دلہن کو لے کر آرہی ہے، حالانکہ صرف ایک دو آدمی ایئر پورٹ پر پہنچا کر آسکتے ہیں، اس فضول خرچی کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔

ایئر پورٹ پر میلہ اور افراتفری کا عالم:

۵:...... جب ایک ایک حاجی کو پہنچانے کے لئے بسیں بھر بھر کر ہر طرف سے انسانوں کے ریلے کے ریلے پہنچ جاتے ہیں تو ایئر پورٹ پر خواہ مخواہ سخت ترین ہجوم اور ہنگامہ کی شکل پیدا ہوجاتی ہے، حیرت کی بات ہے کہ عورتیں اپنے دودھ پیتے اور شیر خوار معصوم بچوں پر بھی رحم نہیں کرتیں، ان کو بھی لے کر ایئر پورٹ پہنچ جاتی ہیں، ان باتوں کے نتیجہ میں ایئر پورٹ کے قریب ٹریفک جام ہوجاتا ہے، کبھی راستہ میں بہت سے حادثات اور ایکسیڈنٹ کے واقعات بھی پیش آجاتے ہیں اور بہت سے لوگوں کو الٹی، متلی اور دیگر امراض کا شکار بھی ہونا پڑتا ہے، اور چھوٹے بچے بسوں میں الٹیاں کرنے لگتے ہیں، بالآخر اللہ اللہ کرکے حاجی اہل وطن کے ہجوم اور ہنگامہ سے نجات پاجاتا ہے، مگر آج ہی سے حاجی صاحب پر یہ فکر اور بخار سوار ہوجاتا ہے کہ تحفہ دینے والوں کا بدلہ کیسے چکایا جائے گا؟ چنانچہ جب مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ کی مقدس سرزمین پر پہنچ جاتا ہے تو بجائے یکسوئی کے ساتھ عبادات اور رجوع الی اللہ میں مصروف ہوجانے کے بازاروں کا چکر لگانے کا سلسلہ شروع کردیتا ہے اور خریداری شروع ہوجاتی ہے کہ کس کے لئے کیا تحفہ لینا ہے؟ بے چارے حاجی صاحب کو ہروقت اپنے اعزا واقربا کی ہمدردی اور تحفہ کا بدلہ چکانے کی فکر سوار رہتی ہے، حالانکہ وہاں سے لانے کے لئے آب زمزم اور مدینۃ المنورہ کی کھجوروں سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں ہے اور اعزا واقربا کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی ہمدردی نہیں ہے کہ حرمین شریفین کی مقدس سرزمین میں اپنی خصوصی دعاؤں میں انہیں فراموش نہ کرے۔

بے چارے حاجی صاحب کو ہروقت اپنے اعزا واقربا کی ہمدردی اور تحفہ کا بدلہ چکانے کی فکر سوار رہتی ہے حالانکہ وہاں سے لانے کے لئے آب زمزم اور مدینۃ المنورہ کی کھجوروں سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں ہے اور اعزا واقربا کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی ہمدردی نہیں ہے کہ حرمین شریفین کی مقدس سرزمین میں اپنی خصوصی دعاؤں میں انہیں فراموش نہ کرے

حج یا عمرہ کو جانیوالے سے دعا کی فرمائش:

۶:...... مسنون طریقہ یہی ہے کہ جب حاجی صاحب سفر کے لئے روانہ ہونے لگیں تو مقامی لوگ حاجی صاحب سے دعاؤں کے لئے گزارش کریں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عمرہ کو جانے کے لئے اجازت مانگی تو آپ نے

اجازت مرحمت فرمائی اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ: ''اے میرے بھائی تم وہاں کی دعاؤں میں ہم کو بھی شریک رکھنا اور ہم کو اپنی دعاؤں میں فراموش نہ کرنا۔'' (ابن ماجہ)

دورانِ سفر مزید غلطیاں:

۷:...... بہت سے احباب دورانِ سفر نمازوں کا اہتمام نہیں کرتے' بعض تو نماز ہی نہیں پڑھتے اور پڑھتے بھی ہیں تو مسائل کے مطابق عمل نہیں کرتے۔ مثلاً بہت سے حجاج ٹرینوں اور ہوائی جہازوں کی سیٹوں پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں' حالانکہ ٹرین پر کھڑے ہو کر نماز پڑھی جا سکتی ہے' اور جہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ممکن ہو وہاں بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں' اور ہوائی جہاز میں آگے یا پیچھے کی طرف ایسی جگہ ہوتی ہے' جہاں پر باآسانی کھڑے ہو کر نماز پڑھی جا سکتی ہے' بعض لوگ قبلہ معلوم کئے بغیر بیٹھے بیٹھے جدھر چاہے نماز پڑھ لیتے ہیں' اور بہت سے لوگ بلاوجہ تاخیر کر کے مکروہ وقت میں پڑھتے ہیں اور بعض یوں ہی تیمم کر کے نماز پڑھ لیتے ہیں' ان تمام امور سے بچ کر مسنون طریقہ سے قبلہ کی طرف ہو کر نماز ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

۸:...... ٹرین' اسٹیشن اور ہوائی جہاز کی ٹنکی کا پانی پاک ہوتا ہے' اس سے احتیاط کا خیال رکھ کر وضو کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں' لیکن بعض لوگ اس سے وضو نہ کر کے تیمم کرنے لگتے ہیں' حالانکہ ایسے حالات میں تیمم کر کے نماز جائز نہیں ہوتی۔

۹:...... بہت سی پردہ نشین برقعہ اوڑھنے والی عورتیں دوسرے ممالک کی بے پردہ عورتوں کو دیکھ کر بے پردہ ہو جاتی ہیں' اور سفر حج جیسے مقدس سفر میں بے پردگی کے گناہ میں مبتلا ہو جاتی ہیں' حالانکہ اس مقدس سفر میں بے پردگی کے گناہ سے حفاظت کا زیادہ اہتمام کرنے کی ضرورت ہے۔

۱۰:...... بعض عورتیں بلا محرم اور بغیر شوہر سفر حج کرتی ہیں' حالانکہ عورت کے لئے بے محرم یا بلاشوہر حج کو جانا ناجائز اور معصیت و گناہ ہے۔ (معلم الحجاج)

۱۱:...... بعض لوگ سفر حج میں بہت زیادہ لڑتے ہیں' بالخصوص گاڑیوں میں سوار ہوتے وقت جگہ لینے پر بہت ہی لڑائیاں ہوتی ہیں' حتیٰ کہ گالم گلوچ اور مار پیٹ تک نوبت پہنچ جاتی ہے' حالانکہ اس مبارک سفر میں جنگ و جدال اور گالی گلوچ بہت بڑا گناہ ہے۔ (معلم الحجاج)

احرام کی غلطیاں:

۱۲:...... بعض لوگ احرام کی حالت میں سلی ہوئی چادر یا رضائی کے استعمال کو سلا ہوا ہونے کی وجہ سے ناجائز سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ احرام کی حالت میں مرد کو سلا ہوا کپڑا پہننا جائز نہیں' یہ بات ٹھیک ہے کہ مردوں کو احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے' مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ سلی ہوئی چادر اور رضائی وغیرہ کا استعمال بھی ناجائز ہے' بلکہ احرام کی حالت میں ایسا سلا ہوا کپڑا پہننا مردوں کے لئے ممنوع ہے جو بدن کی ہیئت پر سلا ہوا ہو' جیسے کرتا' پائجامہ' اچکن' واسکٹ' بنیان اور ٹوپی وغیرہ' لہٰذا سلی ہوئی چادر اور سلی ہوئی لنگی وغیرہ مردوں کے لئے ممنوع نہیں ہے' ہاں البتہ افضل اور بہتر یہی ہے کہ یہ بھی سلی ہوئی نہ ہو۔

۱۳:...... احرام کی نماز بعض لوگ سر کھول کر پڑھتے ہیں' حالانکہ احرام کی نماز کے وقت احرام میں نہیں ہوتا ہے' اس لئے سر ڈھانک کر احرام کی نماز پڑھنی چاہئے اور سلام پھیرنے کے بعد سر کھول کر نیت کر کے تلبیہ پڑھنا چاہئے۔

۱۴:...... بعض لوگ نماز کی حالت میں بھی اضطباع کرتے ہیں' حالانکہ اضطباع صرف طواف کی حالت میں مسنون ہے اور وہ بھی صرف اس طواف میں مسنون ہوتا ہے جس کے بعد سعی بین الصفا والمروہ کرنا ہوتا ہے' ہاں البتہ طواف زیارت اگر احرام کھول کر کپڑے بدل کر کرتا ہے اور اس کے بعد سعی کرنی ہو تو اس طواف زیارت میں اضطباع نہیں ہوتا۔

۱۵:...... بعض عورتیں احرام کی حالت میں چہرہ کھلا رکھتی ہیں' حالانکہ چہرہ کھلا رکھنا بہت سے مردوں کے لئے بدنگاہی کے گناہ میں مبتلا ہونے کا سبب ہے' اس لئے احرام کی حالت میں بھی چہرہ کا نقاب اس طرح ڈال لیا جائے کہ جس سے نقاب کا کپڑا چہرہ سے نہ لگنے پائے۔ (معلم الحجاج)

۱۶:...... بہت سے مرد احرام کی لنگی ناف کے نیچے باندھتے ہیں' حالانکہ مرد کے ناف سے نیچے کا حصہ ستر عورت میں شامل ہے' اس کا ڈھانکنا واجب ہے' اس کا کھلا رکھنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے' بہت سے بھائیوں کو اس کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ گناہ کبیرہ اور حرام کا ارتکاب ہو رہا ہے' اس لئے اس کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔

۱۷:...... بہت سے مرد احرام کی لنگی اس طرح پہنتے ہیں کہ چلتے ہوئے ران تک کھل جاتی ہے' اس لئے احرام کی لنگی اگر بغیر سلی ہوئی ہو تو اس طرح پہننی چاہئے کہ چلتے ہوئے ران نہ کھلنے پائے اور اگر ران کھل جانے کا اندیشہ ہو تو لنگی درمیان سے سلوا کر پہنی جائے۔

طواف کی غلطیاں:

۱۸:...... بہت سے طواف کرنے والے طواف کی ابتدا حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان میں کھڑے ہو کر کرتے ہیں' اس طرح کھڑے ہو کر طواف کی نیت کرنا ممنوع ہے' بلکہ اس طرح کھڑے ہو کر طواف شروع کرنا چاہئے کہ طواف شروع کرنے والے کا رخ حجر اسود کے مقابل میں ہو' جس میں طواف کرنے والے کا داہنا کندھا حجر اسود کے بائیں کنارے کے مقابل میں ہو۔ (معلم الحجاج)

۱۹:...... حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے عورت و

مرد کا اس قدر ہجوم ہوتا ہے کہ بعض دفعہ عورتوں میں ہٹو بچو اور چیخ و پکار کا عجیب حیا سوز منظر پیش آتا ہے' حالانکہ اگر آسانی سے ہو سکے تو حجر اسود کا بوسہ لینا سنت ہے ورنہ عورتوں کا مردوں کے ہجوم میں گھس جانا حرام ہے۔

۲۰:.....ایک اہم منکر عمل ہمیشہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بہت سے قیمتی عطر حجر اسود پر خوب بہا کر لگاتے ہیں' حالانکہ حالت احرام میں محرم کے لئے خوشبو کا سونگھنا بھی جائز نہیں اور حجر اسود کا بوسہ محرم اور غیر محرم دونوں طرح کے لوگ دیتے ہیں' تو عطر لگانے والوں کا عمل محرم کے لئے کفارہ اور جرمانہ کا سبب بن جاتا ہے اس لئے حجر اسود پر عطر نہ لگانا چاہئے۔

۲۱:.....طواف کرتے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے' اکثر لوگ اس طرف توجہ نہیں کرتے حالانکہ صرف حجر اسود کے استلام ہی کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کرنا جائز ہوتا ہے۔ (معلم الحجاج)

۲۲:.....بعض عورتیں اپنی قیام گاہوں سے بناؤ سنگھار کر کے طواف کرنے جاتی ہیں اور بعض کے اعضا بھی کھلے ہوتے ہیں' حالانکہ مسجد حرام اور مطاف کی جگہ روئے زمین میں سب سے زیادہ مقدس ترین جگہ ہے اس میں تو بہت ہی احتیاط کی ضرورت ہے۔

۲۳:.....بعض عورتیں ایسے اژدہام اور ہجوم کے بیچ میں مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش کرتی ہیں اور طواف کرنے والے بھیڑ کی وجہ سے ان کے اوپر سے چڑھتے ہوئے دھکا کی کر کے چلے جاتے ہیں' ایسی صورت میں نہ ان کی نماز باقی رہتی ہے اور نہ ہی ان کی نماز کی حالت باقی رہتی ہے اور بعض مرتبہ تو لوگ انہیں روندتے چلے جاتے ہیں۔

اسی طرح حطیم کے اندر نماز کا حال ہوتا ہے' اس لئے مقام ابراہیم کے پاس نماز نہ پڑھیں بلکہ اس کے سامنے دور جا کر خالی جگہ پر نماز پڑھنی چاہئے' اسی طرح سخت بھیڑ کے وقت حطیم میں داخل نہ ہونا چاہئے۔

۲۴:.....بعض لوگ طواف کے وقت رکن یمانی کو بھی بوسہ دیتے ہیں' حالانکہ صحیح قول کے مطابق رکن یمانی کو بوسہ دینا مسنون نہیں ہے' بلکہ اگر آسانی سے ہو سکے تو صرف ہاتھ لگاتے ہوئے چلے جانا چاہئے۔

۲۵:.....بعض مطوفین طواف کرنے والے قافلہ کے آگے آگے الٹا چلتے ہوئے طواف کراتے ہیں' دوسروں کے طواف کی خاطر اپنا طواف خراب کرتے ہیں' کیونکہ الٹا چل کر طواف کرنا جائز نہیں۔

سعی کی غلطیاں:

۲۶:.....سعی کرنے کے لئے صفا پہاڑی پر زیادہ اونچائی پر چڑھنا نہیں چاہئے' بس صرف اتنا اوپر چڑھ جانا کافی ہے کہ کعبۃ اللہ وہاں سے نظر آجاتا ہو' بعض لوگ بہت اوپر چڑھ جاتے ہیں یہ بلا ضرورت ہے۔

۲۷:.....بعض امراء اور سرمایہ دار بلا عذر بھی سواری پر سوار ہوتے ہیں اور بلا عذر سواری پر سعی جائز نہیں' اس پر دم واجب ہو جاتا ہے۔

۲۸:.....سعی کرتے وقت صفا اور مروہ پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا مسنون ہے اور ہاتھ صرف اتنے اٹھانے ہیں جتنے دعا کے وقت اٹھائے جاتے ہیں اور بعض لوگ تکبیر تحریمہ کی طرح کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہیں جو خلاف سنت ہے' اس لئے اس کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔

۲۹:.....بعض لوگ سعی کرتے ہوئے بھی اضطباع کرتے ہے' حالانکہ اضطباع یعنی احرام کے اوپر والی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے لا کر بائیں کندھے کے اوپر ڈال دینا صرف اس طواف میں مسنون ہوتا ہے جس کے بعد حالت احرام میں سعی کرنا ہو' اس کے علاوہ کسی اور سعی میں اضطباع مسنون نہیں ہے۔

(بعض لوگ عام کپڑوں میں نفلی طواف کی طرح نفلی سعی کرتے نظر آتے ہیں' حالانکہ کوئی سعی نفلی نہیں ہوتی وہ یا تو عمرہ میں ہے یا حج میں اور عمرہ کی سعی ہمیشہ حالت احرام میں ہوتی ہے اور حج کی سعی احرام کھولنے کے بعد بھی ہو سکتی ہے' اس لئے نفلی سعی کر کے خواہ مخواہ اپنے کو تھکانا نہیں چاہئے)۔ (مرتب)

وقوف عرفات کی غلطیاں:

۳۰:.....عرفات میں بعض لوگ جبل رحمت پر چڑھنا ثواب سمجھتے ہیں' شرعاً اس کی کوئی اصل نہیں' اس لئے اس کا خیال رکھنا چاہئے۔

۳۱:.....عرفات کی مسجد نمرہ میں ظہر و عصر کی نماز ایک ساتھ پڑھی جاتی ہے' اس کے بعد یکسو ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف خاص توجہ کی سخت ضرورت ہے' ذکر اور تکبیر اور تہلیل اور تلاوت اور دعاؤں میں مشغول ہو جانا چاہئے' بعض لوگ ادھر ادھر سڑکوں پر گھومتے پھرتے اور خیراتی گاڑیوں سے کھانے پینے کی اشیاء کے حصول میں لگے رہتے ہیں' یہ سخت محرومی کی بات ہے۔

۳۲:.....بعض لوگ سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات کے گیٹ پر آکر بھیڑ لگا لیتے ہیں' حالانکہ پہلے سے آکر بھیڑ لگانے کا کوئی فائدہ نہیں' صرف مصیبت مول لینا ہوتا ہے' اس لئے سورج غروب ہو جانے تک اپنی جگہ دعاؤں میں مشغول رہنا چاہئے اور غروب کے بعد ہی روانہ ہونا چاہئے۔

۳۳:.....بعض لوگ معلم کے خیمہ میں قیام کو ضروری سمجھتے ہیں' حالانکہ معلم کی بسوں اور اس کے خیمہ اور اس کے افراد کے تابع معذور اور ناواقف لوگوں کو ہونا پڑتا ہے' جن کے لئے اس کے بغیر پریشانیاں ہوں اور جو لوگ تندرست ہوں اور اچھی طرح چلنے پھرنے پر قادر ہوں ان کو امیر الحج کے ساتھ اس کی اقتدا میں ظہر و عصر کی نماز پڑھنی چاہئے' پھر مناسب جگہ پر وقوف کر کے یکسوئی کی کوشش کرنی چاہئے۔

(البتہ جس شخص کو معلم کے خیمہ سے باہر نکلنے یا مسجد نمرہ تک جانے میں اپنے گم ہونے یا ساتھیوں

سے بچھڑنے کا اندیشہ ہو تو اسے خیمہ کے حدود ہی میں رہنا چاہئے)۔(مرتب)

وقوف مزدلفہ کی غلطیاں:

۳۴:...... بعض لوگ مزدلفہ پہنچنے سے قبل عرفات کے راستہ میں مغرب کی نماز پڑھنے لگتے ہیں' حالانکہ اس دن مغرب کی نماز کا وقت دو شرط کے ساتھ مشروط ہوتا ہے:

(۱) مزدلفہ کی حدود میں داخل ہوجانا۔

لہٰذا مزدلفہ میں داخل ہونے سے قبل مغرب کی نماز جائز نہیں' اگر راستہ میں پڑھ لی جائے تو مزدلفہ میں داخل ہونے کے بعد دوبارہ نماز پڑھنا لازم ہوگا۔

(۲) مزدلفہ میں عشاء کا وقت ہوجانے کے بعد مغرب کی نماز جائز ہوتی ہے۔

لہٰذا اگر عشاء کا وقت ہونے سے قبل مزدلفہ پہنچ جائے تو مغرب کی نماز کے لئے عشاء کے وقت کا انتظار لازم ہے۔

۳۵:...... بعض لوگ مزدلفہ سے صبح صادق سے پہلے ہی روانہ ہوجاتے ہیں' حالانکہ مزدلفہ میں وقوف کا وقت صبح صادق کے بعد شروع ہوتا ہے اور سورج نکلنے تک باقی رہتا ہے اور اسی وقت وقوف کرنا واجب ہے' اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے کیوں نہ ہو اور عشاء کے بعد سے صبح صادق تک مزدلفہ میں رات گزارنا سنت موکدہ ہے اور سورج طلوع ہونے سے اتنی دیر پہلے روانہ ہوجانا مسنون ہے' جتنی دیر میں دو رکعت نماز پڑھی جاسکتی ہو' یہ حکم غیر معذورین کے لئے ہے۔(مرتب)

حج بدل کرنے والوں کی غلطیاں:

۳۶:...... حج بدل کرنے والوں میں سے بعض لوگ ٹھیکہ اور اجارہ پر حج بدل کرتے ہیں' اور بعض لوگ مصارف کا ٹھیکہ کرلیتے ہیں' ایسا کرنا جائز نہیں۔(معلم الحجاج)

۳۷:...... حج بدل کرنے والے کو حج بدل کے روپے سے صدقہ کرنا' دوستوں کی دعوت اور مہمان نوازی کرنا جائز نہیں' ہاں البتہ اگر آمر نے حج بدل کا پیسہ یہ کہہ کر دے دیا ہے کہ یہ پیسہ آپ حج بدل کرنے میں جس طرح چاہے خرچ کریں' اور اس میں سے اگر کچھ بچ جائے تو اس سے مہمانداری اور صدقہ سب کچھ جائز ہوجائے گا۔

۳۸:...... حج بدل میں حج افرادی کرنا چاہئے' ہاں البتہ آمر نے حج تمتع یا قران کی اجازت دے دی ہے تو تمتع اور قران کی اجازت ہے اور دم شکر کی بھی اجازت دیدی ہے تو دم شکر بھی آمر کے پیسے سے جائز ہے' چاہے دلالتاً اور عرفاً ہی اجازت دی ہو تب بھی جائز ہے۔

اس مسئلہ کو معلم الحجاج میں اس انداز سے لکھا گیا ہے کہ حج افراد کے علاوہ جائز ہی نہیں ہے' حالانکہ ایسا نہیں ہے' بلکہ آمر کی اجازت سے تمتع وغیرہ کی بھی اجازت ہے۔

رمی جمرات کی غلطیاں:

۳۹:...... اکثر لوگ رمی کرنے میں اصل جمرہ ستون یا دیوار کو سمجھتے ہیں' حالانکہ حقیقت میں جمرہ وہ نہیں ہے بلکہ ستون اور دیوار کی جڑ سے لے کر اس کے ہر طرف سے تین تین ہاتھ کے دائرہ کے اندر اندر زمین ہی میں جمرہ ہے' لہٰذا اگر کنکری ستون یا دیوار سے ٹکرا کر تین ہاتھ سے دور جاکر گرے گی تو رمی درست نہ ہوگی اور اگر ستون یا دیوار سے نہ لگے اور حوض میں گرجائے تو رمی درست ہوجائے گی۔

۴۰:...... بعض لوگ شیطان کو مارنے کے لئے بڑی بڑی کنکریاں لیتے ہیں' یہ بھی غلط ہے اور کنکریاں چنے کے دانہ کے برابر ہونی چاہئیں۔

۴۱:...... بعض لوگ جوتے چپل بھی مارتے ہیں' حالانکہ یہ بھی جائز نہیں۔

۱۱/۱۲ ذوالحجہ کی رمی کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور اگلے دن کی صبح صادق تک رہتا ہے' اس لئے ان تاریخوں میں زوال سے پہلے رمی معتبر نہیں ہوگی' خاص کر ۱۲ ذوالحجہ کو بہت سے حجاج معلمین کے کہنے میں آکر زوال سے پہلے رمی کرلیتے ہیں' انہیں اس سے احتراز کرنا چاہئے' ورنہ اگر انہوں نے وقت کے اندر دوبارہ رمی نہ کی تو ترک رمی کا دم واجب ہوجائے گا۔(مرتب)

قربانی کی غلطیاں:

۴۲:...... رمی جمرات کے بعد تمتع اور قران حج کرنے والوں پر پہلے قربانی اس کے بعد حلق کرنا واجب ہے' بہت سے لوگ اس میں لاپروائی کرکے غلطی کرلیتے ہیں۔

۴۳:...... بینک کے واسطہ سے سعودی حکومت کی طرف سے قربانی کا نظم ہے' مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ میں مختلف جگہ ٹیپ و مائیک لگا کر اس کا اعلان ہوتا رہتا ہے' حنبلی مسلک کے لوگوں کے لئے بینک کے واسطہ سے قربانی کرانے میں کوئی تردد و شبہ باقی نہیں رہتا' لیکن حنفی مسلک کے لوگوں کے لئے پریشانی ہے' اس لئے بینک کے ذریعہ سے قربانی اور حلق میں ترتیب قائم رکھنا بہت مشکل ہے' دنیا بھر کے لوگوں کے لئے بینک کی طرف سے حلق کرنے کا ایک وقت دیا جاتا ہے اور لاکھوں قربانیوں کا ایک وقت میں کرنا ممکن نہیں۔(اس لئے بینک کے کوپن نہ خریدے جائیں)۔(مرتب)

۴۴:...... بہت سے فراڈی لوگ حجاج کرام کی بلڈنگوں پر آکر سستی قربانی کا لالچ دلاکر بڑی تعداد میں روپیہ وصول کرلیتے ہیں' پھر فرار اختیار کرلیتے ہیں اور حجاج کرام اپنی قربانی کے بارے میں پریشانی میں مبتلا ہوجاتے ہیں' اس لئے حجاج کرام کو خبردار ہونے کی ضرورت ہے اور کسی اجنبی شخص کو قربانی کی ذمہ داری ہرگز نہ سونپیں' بلکہ خود قربانی کریں یا قابل اعتماد جانکار افراد یا معتبر اداروں کے ذریعہ کرائیں۔

☆☆..........☆......☆☆

”محمد رسول اللہ“ کا قادیانی تصور

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سلسلۂ نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوکر حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگیا۔ آپ کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر فائز نہیں ہوگا‘ بلکہ آپ ہی کی رسالت ونبوت کا دور قیامت تک باقی رہے گا۔

اور یہ بھی نہیں کہ ایک بار تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کی حیثیت سے مکہ میں مبعوث کیا جائے اور پھر کسی زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسری بار خلعت نبوت سے آراستہ کرکے کسی اور جگہ بھیجا جائے۔ نہیں! بلکہ آپ کی پہلی بعثت ہی ایسی کافی و شافی تھی کہ وہ قیامت تک قائم ودائم رہے گی‘ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت کا آفتاب رہتی دنیا تک تاباں ودرخشاں رہے گا‘ نہ وہ کبھی غروب ہوگا‘ نہ اس کے بعد دوبارہ سلسلۂ نبوت جاری کرنے کی ضرورت لاحق ہوگی۔

لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی کی حیثیت سے دنیا میں دوبارہ آنا منجانب اللہ مقدر تھا‘ چنانچہ ایک دفعہ چھٹی صدی مسیحی میں آپ محمد کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں مبعوث ہوئے اور دوسری بار انیسویں صدی مسیحی کے آخر اور چودھویں صدی ہجری کے اوائل میں‘ قادیاں (ضلع گورداسپور‘ مشرقی پنجاب) میں آپ کو مبعوث کیا گیا‘ لیکن یہ دوسری دفعہ کی بعثت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی شکل میں نہیں ہوئی‘ بلکہ اس بار مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں آپ کا ظہور ہوا‘ آپؐ کے اسی ظہور کو مرزا قادیانی کی ”خاص اصطلاح“ میں ”ظل“ اور ”بروز“ کہا جاتا ہے۔

اس عقیدے کی بنا پر مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہونے کی وجہ سے بعینہٖ ”محمد رسول اللہ“ ہے‘ ان کا وجود بعینہٖ محمد رسول اللہ کا وجود ہے اور ان کی آمد بعینہٖ محمد رسول اللہ کی آمد ہے۔ فرق ہے تو صرف یہ کہ پہلی

> مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی کی حیثیت سے دنیا میں دوبارہ آنا منجانب اللہ مقدر تھا‘ چنانچہ ایک دفعہ چھٹی صدی مسیحی میں آپ محمد کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں مبعوث ہوئے اور دوسری بار انیسویں صدی مسیحی کے آخر اور چودھویں صدی ہجری کے اوائل میں‘ قادیاں (ضلع گورداسپور‘ مشرقی پنجاب) میں آپ کو مبعوث کیا گیا

تشریف آوری میں آپ محمد تھے (صلی اللہ علیہ وسلم) اور دوسری میں آپ کا نام غلام احمد (یا قادیانی اصطلاح میں صرف احمد) ہے‘ پہلی بعثت مکہ میں ہوئی تھی اور دوسری قادیاں میں‘ پہلی بعثت جلالی تھی اور دوسری جمالی...... مرزا قادیانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری (قادیانی) بعثت کا عقیدہ ایسی تکرار واصرار اور صراحت ووضاحت سے درج کیا ہے کہ یہ عقیدہ قادیانی جماعت کا ”مخصوص ترانہ“ بن گیا اور ان کے عقیدت مند ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کرنے لگے کہ: ”مرزا محمد است وعین محمد است“۔

”صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک
کہ جس پر وہ بدر الدجیٰ بن کے آیا
محمد پئے چارہ سازی امت
ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعث ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفیٰ میرزا بن کے آیا“

(الفضل ۲۸/مئی ۱۹۲۸ء)

”اے میرے پیارے میری جان رسول قدنی
تیرے صدقے تیرے قرباں رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پر پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی“

(الفضل قادیان مورخہ ۱۶/اکتوبر ۱۹۲۲ء)

”مصطفیٰ میرزا بن کے آیا“ اور ”تجھ پر پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی“ کے نعرے خالی از علت نہیں تھے‘ بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ۲۰ سالہ تعلیم و تلقین کے ثمرات تھے۔ اس سلسلہ کی تفصیلات آگے آرہی ہیں‘ تاہم مزید تشریح کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کے اکابر کے چند حوالے یہاں بھی پڑھ لیجئے:

ا:...... ”اور جان کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار (چھٹی صدی مسیحی) میں مبعوث ہوئے ایسا

ہی مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بروزی صورت اختیار کرکے چھٹے ہزار (تیرھویں صدی ہجری) کے آخر میں (قادیان میں) مبعوث ہوئے، اور یہ قرآن سے ثابت ہے، اس میں انکار کی گنجائش نہیں اور بجز اندھوں کے کوئی اس معنی سے سر نہیں پھیرتا...... اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے، جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی، پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔“ (خطبہ الہامیہ، ص:۱۸۰، ۱۸۱ روحانی خزائن، ص:۲۷۰، ۲۷۱، ج:۱۶)

۲:...... ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا، جو مسیح موعود اور مہدی معہود (مرزا قادیانی) کے ظہور سے پورا ہوا۔“ (تحفہ گولڑویہ، طبع اول، ص:۹۴، روحانی خزائن، ص:۲۴۹، ج:۱۷)

۳:...... ”جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے ایسا ہی اس بات پر بھی ایمان فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔“ (روحانی خزائن، ص:۲۵۳، ج:۱۷، تحفہ گولڑویہ، ص:۹۶)

۴:...... ”غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دو بعث مقدر تھے: ایک بعث تکمیل ہدایت کے لئے، دوسرا بعث تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے۔“ (روحانی خزائن، ص:۲۶۰، ج:۱۷، تحفہ گولڑویہ، ص:۹۹)

۵:...... ”پھر اس پر بھی تو غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثوں کا قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے...... اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے کہ جس طرح نبی کریم کو امیوں یعنی مکہ والوں میں رسول بنا کر بھیجا گیا ہے، اسی طرح ایک اور قوم میں بھی آپ کو مبعوث کیا جائے گا، جو ابھی تک دنیا میں پیدا نہیں کی گئی، لیکن چونکہ یہ قانون قدرت کے خلاف ہے کہ ایک شخص جب فوت ہوجاوے تو اسے پھر دنیا میں لایا جاوے...... پس یہ وعدہ اس صورت میں پورا ہوسکتا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی کے لئے ایک ایسے شخص کو چنا جاوے جس نے آپؐ کے کمالات نبوت سے پورا حصہ لیا ہوا اور جو حسن اور احسان اور ہدایت خلق اللہ میں آپ کا مشابہ ہوا اور جو آپ کی اتباع میں اس قدر آگے نکل گیا ہو کہ بس آپ کی ایک زندہ تصویر بن جائے، تو بلا ریب ایسے شخص کا دنیا میں آنا خود نبی کریم کا دنیا میں آنا ہے اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں رہی حتی کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں...... تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اتارا۔“ (کلمۃ الفصل ص۱۰۴، ۱۰۵، مندرجہ ریویو آف ریلیجنز مارچ اپریل ۱۹۱۵ء)

۶:...... پس وہ جس نے مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو وجودوں کے رنگ میں لیا، اس نے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی مخالفت کی، کیونکہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کہتا ہے ”صار وجودی وجودہ“ (میرا وجود آپ ہی کا وجود بن گیا ہے) اور جس نے مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اور نبی کریم میں تفریق کی اس نے بھی مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف قدم مارا، کیونکہ مسیح موعود صاف فرماتا ہے کہ ”من فرق بینی وبین المصطفی فما عرفنی وما رای“ (جس نے میرے اور مصطفیٰ کے درمیان فرق کیا اس نے مجھے نہ دیکھا اور نہ پہچانا)۔“ (دیکھو خطبہ الہامیہ، ص:۱۷۱، خزائن، ص:۲۵۸، ج:۱۶) اور وہ جس نے مسیح موعود کی بعثت کو نبی کریم کی بعثت ثانی نہ جانا، اس نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا کیونکہ قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ ایک دفعہ پھر دنیا میں آئے گا۔“ (کلمۃ الفصل، ص:۱۰۵)

ان حوالوں سے واضح ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں ہیں، اور یہ کہ آپ کی دوسری بعثت قادیان میں مرزا غلام احمد کی شکل میں ہوئی، لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی ”عین محمد“ ہیں، اور یہ عقیدہ قادیانی جماعت کے ذہنوں میں کس حد تک راسخ ہے؟ اس کا اندازہ ایک قادیانی کے مندرجہ ذیل تاثر سے کیجئے:

''ادھر بچہ پیدا ہوتا ہے اور اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے اور شروع ہی میں اس کو خدا اور خدا کے رسول پاک کا نام سنایا جاتا ہے' بعینہٖ یہ بات میرے ساتھ ہوئی' میں ابھی احمدیت میں بطور بچہ ہی کے تھا جو میرے کانوں میں یہ آواز پڑی کہ:

''مسیح موعود محمد است و عین محمد است۔''

(الفضل قادیان، ۱۷/اگست ۱۹۱۵ء، بحوالہ قادیانی مذہب، ص:۲۶۸)

مجھے چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کے عقائد کو ذکر کرنا ہے' ان کی تردید مقصود نہیں' اس لئے میں اس پر بحث نہیں کروں گا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ''بعثت ثانی'' اور ''بروز'' وغیرہ کا تخیل کہاں سے مستعار لیا ہے' نہ اس وقت مرزا غلام احمد قادیانی کے استدلال سے بحث کرنا ہی میرے پیش نظر ہے۔

البتہ یہ گزارش بے محل نہ ہوگی کہ یہ عقیدہ سب سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی نے اختراع کیا' ورنہ تیرہ صدیوں میں کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے' چنانچہ قادیانی جماعت کا آرگن روزنامہ ''الفضل'' لکھتا ہے:

''آج تک کے مسلمانوں میں سے کسی نے بھی یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے متعلق بیان نہیں کی' اور نہ ہی اس حقیقت سے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) سے پہلے کوئی شخص واقف اور شناسا ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں ہیں' تمام دنیائے اسلام میں صرف آپ (مرزا قادیانی) ہی کا ایک وجود ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا اظہار آپ کی دو بعثتوں کی حیثیت میں کیا' چنانچہ آپ (مرزا قادیانی) تحفہ گولڑویہ کے ایڈیشن اوّل کے صفحہ ۹۴ پر تحریر فرماتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں' یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا' جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے ظہور سے پورا ہوا۔'' (یہاں ''الفضل'' نے مرزا صاحب کے دو حوالے اور نقل کئے ہیں' جن کو اس مضمون کی پہلی قسط میں ذکر کیا جاچکا ہے.....ادارہ)۔'' (الفضل قادیان ۲۸/جنوری ۱۹۳۱ء، بحوالہ قادیانی مذہب، ص:۲۷۵، طبع پنجم)

''الفضل'' کو اعتراف ہے کہ تیرہ سو سالہ امت' مرزا غلام احمد قادیانی کے اس عقیدہ کی قائل تو کجا؟ اس سے واقف اور شناسا بھی نہیں تھی' لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کا کہنا ہے کہ یہ عقیدہ قرآن کی نص صریح سے ثابت ہے اور یہ کہ جو شخص اس سے انکار کرے وہ اندھا' حق کا منکر اور قرآن کا منکر ہے (دیکھئے حوالہ نمبر۱) اب یہ فیصلہ خود اہل عقل کو کرنا چاہئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ عقیدہ اسلامی ہے یا غیر اسلامی؟ اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ''قادیانی بعثت'' کا عقیدہ اپنا کر سبیل المومنین (اہل ایمان کے راستے) کی پیروی کی ہے یا وہ اس سے ہٹ کر کسی اور ہی راہ پر چل نکلے ہیں؟

قادیانی بعثت کے آثار و نتائج:

''محمد رسول اللہ'' کا دنیا میں دوبارہ آنا (اور پھر قادیان میں مبعوث ہو کر مرزا غلام احمد کی شکل میں ظاہر ہونا) اپنے جلو میں اور ابھی چند ایک عقائد رکھتا ہے' جن کے مرزا قادیانی اور ان کی جماعت کے لوگ قائل ہیں۔ ان سے پہلے دنیا کا کوئی مسلمان اس کا قائل نہ تھا نہ اب ہے بلکہ تمام امت مسلمہ ان عقائد کو کفر صریح سمجھتی رہی ہے۔

عقیدہ (۱): خاتم النبیین کے بعد عام گمراہی:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کی خاتمیت کا تقاضا ہے کہ آپ کا لایا ہوا دین رہتی دنیا تک قائم و دائم رہے۔ نہ آپ کی لائی ہوئی کتاب ہدایت دنیا سے مفقود ہو اور نہ آپ کی امت کبھی گمراہی پر جمع ہو جیسا کہ نصوص قطعیہ سے ثابت ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے ''محمد رسول اللہ کی بعثت ثانیہ'' کا روپ دھارنے کے لئے یہ نظریہ ایجاد کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں جو ہدایت لے کر آئے تھے وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بعثت ثانیہ کا دور (۱۳۰۱ھ) شروع ہونے سے پہلے یکسر مٹ چکی تھی دنیا میں چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا' زمین میں نہ دین تھا' نہ ایمان تھا' نہ ہدایت تھی' نہ کتاب ہدایت تھی اور یہ سب کچھ دنیا کو مرزا غلام احمد قادیانی کے بدولت دوبارہ نصیب ہوا مختصر یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بعثت ثانیہ کا عقیدہ تب ممکن ہے جب کہ پہلے یہ عقیدہ رکھا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی بعثت کا نور بجھ چکا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کا چراغ گل ہو چکا تھا' اس آفتاب رسالت کے بعد بھی دنیا میں عام تاریکی پھیل چکی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی پوری کی پوری دنیا گمراہ ہو چکی تھی۔ یہ عقیدہ صحیح ہے یا غلط؟ برا ہے یا بھلا؟ اس کا فیصلہ بھی آپ عقل خداداد سے خود ہی کیجئے' میں صرف یہ عرض کروں گا کہ یہ عقیدہ بھی کسی زمانے میں کسی مسلمان کا نہیں رہا' نہ ہو سکتا ہے' البتہ

مرزا غلام احمد قادیانی یہی عقیدہ رکھتے تھے اور وہ اسی عقیدہ کی تلقین اپنی جماعت کو بھی کرتے رہے' کیونکہ یہی عقیدہ ان کے "ظل و بروز" کی عمارت کا بنیادی پتھر ہے' چند حوالے ملاحظہ فرمایئے:

۱:...... "آیت انا علی ذھاب بہ لقادرون" میں ۱۸۵۷ء کی طرف اشارہ ہے...... جس کی نسبت خدائے تعالیٰ آیت موصوفہ بالا میں فرماتا ہے کہ "جب وہ زمانہ آئے گا تو قرآن زمین پر سے اٹھالیا جائے گا' سوایسا ہی ۱۸۵۷ء میں مسلمانوں کی حالت ہوگئی تھی......" قرآنی تعلیم ایسے لوگوں کے دلوں سے مٹ گئی ہے کہ گویا قرآن آسمان پر اٹھالیا گیا ہے' وہ ایمان جو قرآن نے سکھلایا تھا اس سے لوگ بے خبر ہیں' وہ عرفان جو قرآن نے بخشا تھا' اس سے لوگ غافل ہوگئے ہیں۔ ہاں یہ سچ ہے کہ قرآن پڑھتے ہیں مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا انہیں معنوں سے کہا گیا ہے' آخری زمانہ میں قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا' پھر انہیں حدیثوں میں لکھا ہے کہ پھر دوبارہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مرد فارسی الاصل ہوگا (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی' ناقل) یہ حدیث درحقیقت اسی زمانہ کی طرف اشارہ کرتی ہیں جو آیت "انا علی ذھاب بہ لقادرون" میں اشارۃً بیان کیا گیا ہے۔" (ازالہ خورد قادیان، ص:۷۲۳ ص:۷۲۷، روحانی خزائن حاشیہ ص:۴۸۹،۴۹۲، ج:۳)

مرزا غلام احمد قادیانی کے منجھلے صاحبزادے مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتے ہیں:

۲:...... "جس طرح ہر ایک دن کے بعد رات کا آنا ضروری ہے' اسی طرح ہر ایک نبی کے بعد' جس کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا پر نور کا نزول ہوتا ہے' ایسے زمانہ کا آنا بھی ضروری ہے جو اندھیرے سے مشابہت رکھتا ہو۔"

(کلمۃ الفصل ص:۹۶)

۳:...... "مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اس زمانہ میں مبعوث کیا گیا جب دنیا میں چاروں طرف اندھیرا چھا گیا تھا اور بروبحر میں ایک طوفان عظیم برپا ہو رہا تھا' مسلمان جن کو خیر الامت کا خطاب ملا تھا' نبی عربی کی تعلیم سے کوسوں دور جا پڑے تھے...... تب یکا یک آسمان پر سے ظلمت کا پردہ پھٹا اور خدا کا ایک نبی (مرزا غلام احمد قادیانی) فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے زمین پر اترا۔"

(کلمۃ الفصل ص:۱۰۰'۱۰۱)

۴:...... "جیسے عیسیٰ کے زمانے کے لوگ باوجود تورات کے حامل ہونے کے درحقیقت موسیٰ کے دین کے پیرو نہ رہے تھے اور جیسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے عیسائی صرف نام کے عیسائی تھے ورنہ عیسیٰ ان سے بیزار تھا اور وہ عیسیٰ سے بیزار۔ اسی طرح مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا وقت پانے والے مدعیان اسلام اس مذہب سے دور جا پڑے تھے جس مذہب کو فاران کی چوٹیوں پر سے اترنے والا آج سے تیرہ سو سال پہلے دنیا میں لایا۔" (کلمۃ الفصل ص:۱۰۳)

۵:...... "سچ ہے اگر مسلمان اسلام پر قائم ہوتے تو کیا ضرورت تھی کہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو بھیجتا مگر نہیں! اللہ تعالیٰ جو دلوں کے بھیدوں سے واقف ہے خوب جانتا تھا کہ ایمان دنیا سے مفقود ہے اور اسلام صرف زبانوں تک محدود۔ اسی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے کہ 'ایک وقت آئے گا جب ایمان دنیا سے اٹھ جائے گا تب اللہ تعالیٰ ایک فارسی النسل کو کھڑا کرے گا تا کہ وہ نئے سرے سے لوگوں کو اسلام پر قائم کرے" ایمان واقعی ثریا پر چلا گیا تھا' مسیح موعود (مرزا) اسے پھر دنیا میں لایا۔"

(کلمۃ الفصل ص:۱۰۲)

۶:...... "ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی' مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے اسی لئے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بروزی طور پر (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں) دوبارہ دنیا میں مبعوث کرکے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔" (کلمۃ الفصل ص:۱۷۳)

الغرض دوسرے بعثت کے عقیدہ سے پہلے یہ عقیدہ ضروری ٹھہرا کہ رسالت محمدی کا آفتاب دنیا کے مطلع سے ڈوب چکا تھا' اس کی کوئی روشنی باقی نہ تھی نہ ایمان تھا' نہ اسلام تھا' نہ قرآن تھا' چاروں طرف بس اندھیرا ہی اندھیرا تھا' یہ سب کچھ مرزا قادیانی کی بعثت کے طفیل دوبارہ ملا۔

(جاری ہے)

حجاج کرام کے یاد رکھنے کی چند باتیں

مولانا محمد ادریس ندوی نگرامی رحمۃ اللہ علیہ

حج کے سلسلہ میں بعض امور کا استحضار راقم السطور کے تجربہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے‘ سطور ذیل میں ان امور کو درج کیا جاتا ہے‘ کیا عجب ہے کہ خدا کے کسی دوسرے بندہ کو بھی اس سے فائدہ پہنچے اور اس کی زبان سے کسی وقت دعا خیر نکل جائے!

۱:......مسافران حرم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنا مہمان قرار دیا ہے‘ ابن ماجہ میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ:

”حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں‘ اگر وہ دعا مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں‘ وہ بخشش چاہتے ہیں تو حق تعالیٰ بخشتے ہیں۔“ (مشکوٰۃ شریف کتاب المناسک)

جس طرح میزبان کے ذمہ مہمان کے حقوق ہیں اسی طرح مہمان کے ذمہ میزبان کے بھی حقوق ہیں اور ان کی رعایت کرنا ضروری ہے‘ اگر حجاج اس نکتہ کو یاد رکھیں اور مہمانی کے اس عظیم شرف کا خیال رکھیں تو انشاء اللہ حج کے پورے زمانے میں عجب لذت پائیں گے حج کے مسائل‘ اس کی شرائط‘ ارکان و آداب‘ درحقیقت یہی وہ حقوق ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مہمان ہونے کی حیثیت سے حجاج کے ذمے عائد ہوتے ہیں‘ محض خشک مسئلوں کی حیثیت سے نہیں بلکہ حق تعالیٰ کے مہمان ہونے کے خیال سے ان پر عمل کرنا اور ان کا لحاظ رکھنا بے حد نفع بخش ہوتا ہے۔

۲:......حج کے تمام اعمال کا مقصد اور حاصل خدا کی یاد ہے‘ حج کے اعمال بجالانے کے وقت اگر اس اصولی بات کو یاد رکھا جائے تو انشاء اللہ یہ ظاہری اعمال باطن میں بھی کچھ ذوق پیدا کریں گے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

”کعبہ کا طواف‘ صفا اور مروہ کے درمیان سعی‘ اور رمی جمار (کنکریوں کا پھینکنا) صرف اللہ کی یاد کے لئے ہے۔“ (ابوداؤد‘ ترمذی)

فرض کر لیجئے کہ ایک شخص ایسا ہے جو حج کے ان اعمال کو پورا کرتا ہے مگر اس کا دل خدا کی یاد سے خالی ہے تو وہ اس شخص کا مقابلہ برکات وثمرات کے اعتبار سے کیسے کر سکتا ہے‘ جس کی ہر حرکت یاد الٰہی کی برکت اپنے اندر رکھتی ہے۔

۳:......اسی سے ملتی جلتی ہوئی یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ اعمال حج میں قدم قدم پر توحید کا اعلان ہے‘ جب حاجی احرام باندھتا ہے تو تلبیہ پڑھتا ہے‘ تلبیہ میں کھلا ہوا اعلان حق تعالیٰ شانہ کی توحید اور رد شرک کا ہے‘ ملاحظہ ہو:

”لبیک اللّٰھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک‘ ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک۔“

ترجمہ:......”میں حاضر ہوں خداوند تیرے حضور میں‘ میں حاضر ہوں‘ میں حاضر ہوں‘ تیرا کوئی شریک نہیں‘ میں حاضر ہوں‘ ساری تعریفیں اور سب نعمتیں تیری ہی ہیں اور ملک و بادشاہت تیری ہی ہے‘ تیرا کوئی شریک نہیں۔“

جب خانہ کعبہ پر نظر پڑتی ہے تو حاجی کہتا ہے کہ:

”اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر“

ترجمہ: ”خدا سب سے بڑا ہے خدا کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں‘ خدا سب سے بڑا ہے۔“

طواف شروع کیجئے تو نیت کے وقت پڑھیے:

”بسم اللہ اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد“

ترجمہ: ”خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں‘ خدا سب سے بڑا ہے‘ خدا کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں‘ تمام تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں۔“

مقام ابراہیم میں نماز پڑھے تو بہتر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے ساتھ پہلی رکعت میں سورۃ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھے‘ یہ دونوں سورتیں اصولی طور پر توحید کا اعلان اور شرک کی تردید کرتی ہیں۔

صفا و مروہ کی سعی کے لئے جائیے تو دونوں پہاڑوں پر جاکر سب سے پہلے پڑھئے:

”لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر...... الخ“

ترجمہ: "خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ٗ وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ٗ اسی کی بادشاہت ہے ٗ اور اسی کے لئے حمد ہے ٗ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

منیٰ جایئے یا عرفات کثرت سے تلبیہ پڑھتے رہیے۔

عرفات جایئے تو وہاں کے لئے بھی بہترین دعا یہ بتلائی گئی ہے:

"لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا
شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
وھو علی کل شئی قدیر۔"

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ یہ دعا میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی ہے ٗ عرفات میں۔

بعض روایات میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت عرفات میں تلاوت فرمائی:

"شھد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو
والملئکۃ واولوا العلم قائما بالقسط
لا الٰہ الا ھو العزیز الحکیم۔"

ترجمہ: "خدا نے گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں ٗ اور (گواہی دی) فرشتوں نے اور اہل علم نے جو انصاف والے ہیں (کہ) کوئی بندگی کے لائق نہیں مگر وہی اللہ جو عزت والا ہے اور حکمت والا ہے۔"

رمی جمرات کے وقت بھی کہیے:

"بسم اللہ اللہ اکبر رغما
للشیطان ورضا للرحمٰن"

ترجمہ: "میں اللہ کا نام لے کر (کنکری) مارتا ہوں ٗ اللہ سب سے بڑا ہے (میں کنکری مارتا ہوں) شیطان کو رسوا کرنے کے لئے اور رحمٰن کو خوش کرنے کے لئے۔"

ان سب باتوں پر غور کیجئے اور یہ سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ ہر موقع پر کس طرح توحید کا اقرار اور اعلان ہے ٗ ضرورت ہے کہ حاجی اس توحید میں اپنے کو غرق کردے ٗ توحید محض قال نہیں بلکہ حال بن جائے ٗ توحید کا مطلب محض خدا کو ایک کہنا نہیں بلکہ ایک جاننا ہوجائے ٗ معبودیت ٗ محبوبیت ٗ اور مطلوبیت صرف حق تعالیٰ کے لئے ہو ٗ اور ان کی اور صرف انہی کی اولیت و آخریت ٗ ظاہریت و باطنیت ٗ محسوس و منکشف ہوجائے۔

۴:...... خوش نصیب حاجی جب بھی تلبیہ کہے وہ اس بات کو یاد کرے کہ اس تلبیہ میں اس کی موافقت زمین کی ہر چیز کر رہی ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

"جب مسلمان لبیک کہتا ہے تو اس کے داہنے اور بائیں ختم زمین تک جتنی چیزیں ہیں مثلاً: پتھر ٗ درخت ٗ ڈھیلے سب لبیک کہتے ہیں۔" (ترمذی وابن ماجہ)

اس ارشاد نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا استحضار تلبیہ کہنے والے کو عجیب روحانی لذت بخشتا ہے۔

۵:...... جس طواف کے بعد سعی کی جائے ٗ اس میں رمل کیا جاتا ہے یعنی پہلے تین چکروں میں مونڈھے ہلاکے اور اکڑ کے ذرا تیز قدم چلتے ہیں ٗ اس کی وجہ یہ تھی کہ کفار نے مسلمانوں پر طعن کیا تھا کہ مدینہ کے بخار نے ان کو کمزور کردیا ہے ٗ اس لئے حکم ہوا کہ اس طرح اکڑ کے چلو تاکہ کفار کے مقابلہ میں اظہار قوت وعظمت ہو ٗ ظاہر ہے کہ اب وہاں اعدائے دین تو ہیں نہیں تاہم رمل کا طریقہ باقی ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کا مشورہ ہے:

"اگر یہ اظہار قوت اعدائے باطن یعنی شیطان اور اس کے کارندوں کے مقابلہ میں تصور کی جائے تو ذوق وحضور کا باعث بنے۔" (شرح سفر السعادۃ: ۲۳۱)

۶:...... خوش نصیب زائر حرم جب مدینہ منورہ

اسرائیلی مفادات کے محافظ اور ہمنوا پاکستان کے خیرخواہ نہیں ہوسکتے: مولانا قاضی احسان احمد

گوجرانوالہ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا قاضی احسان احمد نے کہا ہے کہ قادیانیت دجل وفریب کا دوسرا نام ہے۔ قادیانیوں کا یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں سے گٹھ جوڑ عیاں ہوگیا ہے۔ بھارتی وزیراعظم مودی سے اسرائیل میں قادیانی راہنماؤں کی ملاقات پاکستان کی سالمیت کے متعلق سازش کا پتہ دیتی ہے۔ اسرائیلی مفادات کے محافظ اور ہمنوا پاکستان کے خیرخواہ نہیں ہوسکتے۔ پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آنے والی واحد نظریاتی ریاست ہے جس کے خلاف قادیانی، یہودی اور ہندو گٹھ جوڑ لگا ہے لگا ہے سازشیں کرتے رہتے ہیں، مگر انہیں منہ کی کھانا پڑتی ہے۔ پاکستان اللہ کی تائید سے ہمیشہ کامیاب رہا ہے اور اس کا مستقبل بھی تابناک ہے۔ ملک دشمنی عیاں ہونے کے بعد بھی قادیانیوں کو کلیدی عہدوں پر فائز رکھنا کسی طور مناسب نہیں ہے۔ حکومت فوری طور پر ان ملک دشمنوں کو اپنی صفوں سے نکالے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جامع مسجد ختم نبوت المعروف شیر شاہ سوری چمن شاہ میں اجتماع عام سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اجتماع سے مولانا محمد عارف شامی، مولانا قاری محمد انور اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ قادیانی لوگوں کی معاشی مجبوریوں سے فائدہ اٹھا کر انہیں گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ معاشی مسائل حل ہوجائیں گے مگر آخرت کی بربادی اور ایمان لٹانے کے بعد کچھ حاصل بھی ہو تو سراسر خسارہ ہے۔ ایمان کو بچانے کے لئے قادیانیوں سے ہر طرح کا میل جول ختم کردیں اور اپنی عاقبت سنواریں۔

(صلی اللہ علیٰ صاحبہا) میں حاضری کی سعادت پائے اور بارگاہِ نبوی سے قریب ہونے کی عزت حاصل کرے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان تمام حقوق کو یاد کرے جو امت کے ذمہ واجب ہیں' اس سلسلہ میں حضرت مولانا سیّد حسین احمد صاحب قدس سرہٗ کے ایک کرامت نامہ کی چند سطریں نقل کرنا مناسب ہے:

"حاضری روضہ مبارک کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پُرفتوح کو وہاں جلوہ افروز سننے والی، جاننے والی غایت جمال و جلال کے ساتھ تصور کرتے ہوئے شہنشاہِ عالم کے دربار کی حاضری خیال کی جائے' اور جملہ طریق ادب کا لحاظ رکھا جائے...... فضول باتوں اور لوگوں کی مجالس میں بلاضرورت حاضری سے گریز کیا جائے' اوقات کو درود شریف' ذکر' مراقبہ' قرأۃ قرآن کریم' نوافل سے معمور رکھا جائے۔"

۷:...... اسی سلسلہ میں یہ بات بھی عرض کرنا مناسب ہے کہ بعض حجاج کو دیکھا گیا ہے کہ وہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کا تقابل شروع کر دیتے ہیں اور مکہ معظمہ کے متعلق ایسے کلمات زبان سے نکال ڈالتے ہیں جن کو سن کر ڈر معلوم ہوتا ہے' راقم سطور کو مکہ معظمہ کے زمانہ قیام میں بعض اوقات اس معاملہ میں بڑے صبر سے کام لینا پڑا۔

خوب یاد رکھئے کہ مدینہ منورہ کی تمام عظمتیں اور محبتیں مسلم ہیں' مگر اس کے یہ معنی کب ہیں کہ مکہ معظمہ کو کہا جائے کہ بالکل "خالی" ہے (استغفر اللہ اعوذ باللہ من شر الشیطان و شرہ)

مدینہ طیبہ (صلی اللہ علیٰ صاحبہا) کی عظمت و محبت مکہ والے ہی کی وجہ سے ہے' مکہ معظمہ کو قرآن مجید نے "بلد امین" کہا ہے' خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے محبت کا اظہار فرمایا ہے' کعبہ یہیں ہے' جس کا خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی طواف کرتے تھے' خدا کے شعائر' صفا' مروہ یہیں ہیں' زمزم یہیں ہے' منیٰ و عرفات اور مزدلفہ یہیں سے قریب تر ہیں بلکہ یہیں ہیں پھر مکہ خالی کیسے کہا جا سکتا ہے؟

اس سلسلہ میں جو علمی بحث کتابوں میں درج ہے' اس سے قطع نظر ہما و شما کو اس معاملہ میں اپنی زبان کو بالکل محفوظ رکھنا چاہئے کہ مبادا کوئی بے ادبی نہ ہو جائے۔

راقم سطور نے مکہ معظمہ میں بعض دوستوں سے عرض کیا تھا کہ اپنا ذوق تو یہ کہتا ہے کہ مدینہ منورہ' مکہ معظمہ اور مکہ میں بھی صفا مروہ' منیٰ و عرفات اور مزدلفہ کی تجلیات کی مختلف جہتیں ہیں۔ حاجی ان میں سے جس مقام پر جائے وہیں کی کیفیات اس پر غالب ہونا چاہئیں' اس طرح سے ہر مقام کا ادب و احترام ہمارے حصہ میں آئے گا۔ انشاء اللہ ☆☆

عظمت قرآن

طارق بن ثاقب' دیوبند

جس گھر میں برابر شام و سحر' قرآں کی تلاوت ہوتی ہے
اس گھر میں مسلسل سایہ فگن' اللہ کی رحمت ہوتی ہے

اس شخص کو مت پوچھو ہم سے ہے اس کا مقام اور منزل کیا
جس شخص کے دل میں جلوہ فگن قرآن کی دولت ہوتی ہے

اخلاص و عمل کا جذبہ بھی ہوتا ہے اُسی دل میں پیدا
جس دل میں خدا کی رحمت ہے' قرآن کی محبت ہوتی ہے

قرآں ہے علاج رنج و الم' پیچیدہ مسائل کا حل بھی
قرآن مقدس کے صدقے' معلوم ہدایت ہوتی ہے

امکاں کی حدوں تک قرآں کی تابندہ شعاعیں پھیلیں گی
وہ دور قریب اب آتا ہے' ضوبار پہ ظلمت ہوتی ہے

قرآن کی بدولت سر اپنا' تھا اونچا بہت اور اب بھی ہے
قرآن منارِ عظمت ہے' عظمت ہی عظمت ہوتی ہے

قرآں کے مخالف سے کہہ دو' قرآں کو مٹانا سہل نہیں
اللہ کی جانب سے اس کی ہر لحظہ حفاظت ہوتی ہے

لمحات مہکتے ہیں اس کے خوشبو میں بسی ہوئی ہے فضا
جس بزم سے علم قرآں کی ترویج و اشاعت ہوتی ہے

قرآن کی خدمت سے طارق پاتا ہے جلا دل اور نظر
قرآن کے خادم کے دل میں تنویر فراست ہوتی ہے

حج کے بہترین انتظامات اور

حجاج کو پیش آمدہ چند فقہی مسائل

مفتی رفیق احمد بالاکوٹی

گزشتہ سے پیوستہ

۵:......حجاج کرام کے کیمپوں اور ہوٹلوں میں بعض ہندی یا پاکستانی نژاد لوگ حج تربیت کے نام پر آتے ہیں جو سعودی حکومت کی تشکیل سے زیادہ ان لوگوں کی اپنی بامعاوضہ خدمات ہوتی ہیں۔ یہ لوگ حج تربیت کے نام پر حجاج کے درمیان اختلافی مسائل کو ہوا دیتے ہیں۔ حج سے متعلق مسائل کی تعلیم وتربیت چھوڑ کر اختلافی مسائل چھیڑ کر سادہ لوح مسلمانوں کو پریشان کرنے کی کوشش کرتے ہیں، حالاں کہ اُصولاً تو انہیں حج کے مسائل سے بحث کی ضرورت ہی نہیں، اس لئے کہ ہر ملک کے حجاج اپنے ملک سے حج کی تربیت لے کر اپنے اپنے مسالک کے مطابق حج کے مسائل یاد کرکے آتے ہیں، اور بعض کے ساتھ تو باقاعدہ سرکاری طور پر ٹرینرز مقرر ہوتے ہیں۔ پھر بھی ان لوگوں کا سرکاری کیمپوں میں جاکر تربیت حج کے نام سے تشویش پھیلانا، حاجیوں کا اپنے مسلک کے مطابق یاد کیا ہوا طریقۂ حج خلط ملط کرنا یقیناً حجاج یا سعودی حکومت کی ضرورت نہیں ہوسکتی۔ اگر یہ نوآموز مربی حضرات واقعتاً سعودی حکومت کی طرف سے نامزد ومقرر ہوئے ہیں تو پھر سعودی حکومت کو ان لوگوں کے طرز عمل اور ان کے تربیتی مواد کا خوب جائزہ لینا چاہئے، بل کہ سعودی حکومت کو چاہئے کہ وہ اس طرح کے نفرت پھیلانے اور اختلافات کو ہوا دینے والے ناپختہ کار لڑکوں کی بجائے ہر ملک کے حجاج کے لئے ان کے ہم مسلک علمائے کرام کو مقرر کرے۔ بالخصوص پاکستان، ہندوستان، ترکی، بنگلہ دیش اور افغانستان کے لئے خالص حنفی ٹرینرز کا انتظام کرے، جو صحیح معنوں میں معلم ہوں۔ صرف ٹرانسپورٹ کے انتظام اور پاسپورٹ کی حفاظت تک محدود نہ ہوں۔

اگر حکومت پاکستان اس مسئلہ کی نزاکت کا ادراک کرے اور اپنے حسن انتظام میں مزید بہتری کی کوشش کرتے ہوئے اس مشکل کو حل کرنا چاہے تو اس کی آسان تدبیر یہ ہے کہ وہ ہر ملک سے حجاج کے ساتھ اپنے مسلک کے ایسے ماہر علماء کا انتظام بھی کرے جو ہمہ وقت حجاج کی تربیت میں مصروف رہیں یا سعودی حکومت وہاں سے نوآموز لڑکوں کو تربیت حجاج کا وظیفہ دینے کی بجائے ہر ملک کے پختہ کار علمائے کرام کا انتظام اپنے ذمہ لے لے تو اس سے نہ صرف یہ کہ حجاج کو کسی قسم کے خلجان وخلفشار کا سامنا نہ ہوگا، بل کہ سعودی حکومت کی نیک نامی کا ذریعہ ہوگا۔ اور اُمت مسلمہ کے دلوں میں سعودی حکومت سے متعلق احترام کے جذبات میں مزید اضافہ ہوگا،ان شاءاللہ!

۶:......یوم ترویہ (آٹھویں ذوالحجہ) کی ظہر سے لے کر یوم عرفہ (نویں ذوالحجہ) کی فجر تک منیٰ میں وقت گزارنا یعنی پانچ نمازیں یہاں پڑھنا سنت ہے:

(۱۲):.....فاذا کان یوم الترویة وھو الیوم الثامن من ذی الحجة یروح مع الناس الی منی فیصلی بھا الظھر والعصر والمغرب والعشاء والفجر لما روي عن ابن عمر عن النبي صلی اللّٰہ علیه وسلم أنه قال جاء جبریل الی ابراھیم علیھما السلام یوم الترویة فخرج به الی منی فصلی به الظھر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم غدا به الی عرفات وروي عن جابر رضي اللّٰہ عنه أنه قال: لما کان یوم الترویة توجه النبي صلی اللّٰہ علیه وسلم الی منی فصلی بھا الظھر والعصر والمغرب والعشاء والصبح ثم مکث قلیلاً حتی طلعت الشمس (بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع، کتاب الحج، فصل:وأما بیان سنن الحج وبیان ترتیبه (۱۵۱/۲) ط:ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

....البحر الرائق، کتاب الحج، باب الاحرام (۳۳۵/۲)، ط:ایچ ایم سعید کمپنی کراچی.

اور یہ ایسے ہی سنت ہے جس طرح رفع یدین، آمین بالجھر یا فاتحة خلف الامام ہمارے میزبانوں کے ہاں سنت ہے۔ مگر سرکاری انتظام میں اس سنت کا مستقل طور پر ترک کرنا معمول بنتا جارہا ہے۔ حجاج کرام کو رات مغرب یا عشاء کے بعد سے عرفات منتقل کرنے کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔ اس سے حج کے خلاف سنت شروع ہونے کی خرابی لازم آتی ہے۔ جس سے واضح طور پر یہ تأثر ملتا ہے کہ سنتوں کے چھوڑ دینے اور چھوٹ جانے کا ایک ہی حکم ہے۔ حالاں کہ علماء کرام جانتے ہیں کہ سنت کے چھوٹ جانے میں تو سنت کا درجہ واجب اور فرض کے بعد ہے، مگر سرے سے سنت کی اہمیت کو نظر انداز کرنا استخفاف تک پہنچادیتا ہے، اور استخفاف سنت کا حکم علمائے کرام سے معلوم کیا جاسکتا ہے:

(۱۳):.....ترک السنة لایوجب فساداً ولا سھوا بل اساءة لو عامداً غیر مستخف، وفي رد المحتار: (قوله: لو عامداً غیر مستخف) فلو غیر عامد فلا اساءة ایضًا....

ولو مستخفا کفر، لما فی النهر عن البزازیة: لو لم یر السنة حقًا کفر لأنه استخفاف اه. ووجهه أن السنة أحد الأحكام الشرعية المتفق على مشروعيتها عند علماء الدين، فاذا أنكر ذلک ولم یرها شيئًا ثابتًا ومعتبرًا في الدين قد استخف بها واستهانها وذلک کفر تأمل. (رد المحتار على الدر المختار المعروف بفتاوى الشامي، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة (۱/۴۷۳، ۴۷۷) ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی) اس مشکل کا مناسب حل درکار ہے۔

۷:..... منیٰ سے عرفات کوچ کرانے میں عجلت کے لئے انتظامی مجبوری ظاہر کی جاتی ہے، اور منیٰ میں قیام کو محض مسنون ہونے کی بنا پر ادھورا چھوڑنے کی خطرناک گنجائش دے دی جاتی ہے، مگر یہی عجلت کا معاملہ عرفات سے کوچ کرنے کے سلسلہ میں بھی دیکھنے میں آیا ہے، اور یوم عرفہ کو غروب آفتاب سے تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹے قبل معلمین و منتظمین کا شدید اصرار دیکھنے میں آیا۔ حالاں کہ وقوف عرفہ رکن ہے اور غروب آفتاب تک رُکنا واجب ہے۔ اگر کوئی غروب سے ذرا پہلے بھی عرفات سے نکل پڑا تو اس پر دم واجب ہوجاتا ہے:

(۱۴):..... وأما ركن الحج فشيئان: أحدهما الوقوف بعرفة وهو الركن الأصلي للحج.... وأما زمانه فزمان الوقف من حين تزول الشمس من يوم عرفة الى طلوع الفجر الثاني من يوم النحر حتى لو وقف بعرفة في غير هذا الوقت كان وقوفه وعدم وقوفه سواء لأنه فرض مؤقت.... واذا عرف أن الوقوف من حين زوال الشمس الى غروبها واجب فان دفع منها قبل غروب الشمس فان جاوز عرفة بعد الغروب فلا شيء عليه لأنه ماترك الواجب وان جاوزها قبل الغروب فعليه دم عندنا لتركه الواجب فيجب عليه الدم كما لو ترک غیره من الواجبات. (بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، كتاب الحج، فصل: وأما ركن الحج فشيئان، (۲/۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷) ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

.... الفتاوى الهندية، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج (۱/۲۲۹)، ط: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ۔

جن حجاج کو مسئلہ معلوم نہیں ہوتا یا مقامی نو آموز معلمین و مرشدین کی ہدایات کے پیش نظر غروب سے قبل عرفات سے چل پڑتے ہیں تو لازماً ان کا حج خراب ہوگا۔ عرفات سے جلدی لانے کی کوئی خاص ضرورت بھی نہیں ہوتی، فجر تک پورا وقت اس منتقلی کے لئے وسیع ہے۔ مختلف اوقات میں مختلف مکاتب کے حجاج کو منتقل کیا جاسکتا ہے، اس کے باوجود معلمین و منتظمین کی عجلت سمجھ سے بالاتر ہے۔ بل کہ حجاج کا حج فاسد کرنے یا دم واجب کرنے کا ذریعہ ہے، اس پر بطور خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ عرفات سے منتقلی کا عمل بہر صورت غروب آفتاب کے بعد ہی شروع ہونا لازمی ہے۔

۸:..... عرفات سے مزدلفہ روانگی کے کھلے وقت سے استفادہ کرتے ہوئے رات کا کچھ حصہ مبیت مزدلفہ کے لئے ہر کسی کو میسر آسکتا ہے، اور طلوع فجر کے بعد وقوف مزدلفہ واجب ہے۔ مگر یہاں بھی دیکھا گیا ہے کہ رات کو بارہ بجے معلمین کے مرشدین (رہنمائی کرنے والے) لاؤڈ اسپیکر لے کر حجاج کے پاس پہنچ گئے اور حجاج کو منیٰ پہنچانے کے لئے اصرار کرتے رہے۔ حجاج کی طرف سے احتجاج یا فہمائش کے بعد کہیں جاکر انہیں فجر تک اصرار نہ کرنے کے لئے آمادہ کیا جاسکا۔ حالاں کہ مزدلفہ آنے کے بعد اگر کوئی حاجی فجر کے بعد لمحہ بھر کا وقوف نہ کرسکا تو اس پر دم واجب ہوگا۔

(۱۴):..... وأما ركن الحج فشيئان: أحدهما الوقوف بعرفة وهو الركن الأصلي للحج.... وأما زمانه فزمان الوقف من حين تزول الشمس من يوم عرفة الى طلوع الفجر الثاني من يوم النحر حتى لو وقف بعرفة في غير هذا الوقت كان وقوفه وعدم وقوفه سواء لأنه فرض مؤقت.... واذا عرف أن الوقوف من حين زوال الشمس الى غروبها واجب فان دفع منها قبل غروب الشمس فان جاوز عرفة بعد الغروب فلا شيء عليه لأنه ماترك الواجب وان جاوزها قبل الغروب فعليه دم عندنا لتركه الواجب فيجب عليه الدم كما لو ترک غیره من الواجبات. (بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، كتاب الحج، فصل: وأما ركن الحج فشيئان، (۲/۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷) ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

.... الفتاوى الهندية، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج (۱/۲۲۹)، ط: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ۔

مگر نہ جانے معلمین و منتظمین کو یہ مسئلہ معلوم نہیں یا وہ سنن و واجبات کے بغیر حج کو کافی سمجھتے ہیں، اور سب کو عملاً اس کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ یہ انتہائی قابل توجہ معاملہ ہے۔ اس لئے کہ اگر یہ سلسلہ یوں ہی قائم رہا تو ممکن ہے کہ آگے جاکر حج کی ساری سنتوں اور واجبات سے آزاد ہوکر حج کے ارکان و اعمال: وقوف عرفہ اور طواف زیارت تک محدود ہوکر رہ جائیں گے، کیوں کہ حج کے واجبات اور سنتیں چھوڑنے کی گنجائش اور ضرورت کا بے جا تقاضا بڑھتا ہی رہے گا، ولا سمح الله۔ بہرکیف یہاں معلمین و منتظمین کے

بارے میں کسی قسم کی بدگمانی کی بجائے غالب گمان یہی ہے کہ انہیں ان احکام کی پوری تفصیل معلوم نہیں، اس لئے وہ جلد از جلد اپنی ذمے داری سے فارغ ہونا چاہتے ہیں، ورنہ وہ ہرگز ایسا نہ کرتے۔

۹:......گیارہویں اور بارہویں تاریخ کو رمی جمرات کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اس سے قبل اگر کوئی رمی کرے تو اس کی رمی نہیں ہوگی، اور بعد میں دوبارہ رمی نہ کرنے کی صورت میں دم واجب ہوگا:

(۱۵):.....والمزدلفة كلها موقف الا بطن محر كذا في فتاوى قاضيخان.... ثم وقت الوقوف فيها من حين طلوع الفجر الى أن يسفر جدًا فاذا طلعت الشمس خرج وقته ولو وقف فيها في هذا الوقت أو مر بها جاز كما في الوقوف بعرفة، وقبله أو بعده لايجوز كذا في التبيين، ولو جاوز حدا المزدلفة قبل طلوع الفجر فعليه دم لترك الوقوف بها. (الفتاوى الهندية، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج (۱/۲۳۰، ۲۳۱) ط: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

مگر گزشتہ سال بعض حجاج کے لئے رمی کے اوقات زوال سے پہلے دس بجے، گیارہ، ساڑھے گیارہ بجے مقرر کیے گئے تھے۔ اب اگر کسی نے اسی شیڈول کے مطابق رمی کرلی تو فقہ حنفی کی رو سے رمی نہیں ہوگی۔ رمی نہیں کی تو دم واجب ہوگا، دم نہیں دیا تو حج خراب ہوگا۔ اتنے اہم معاملہ کو اتنا ہلکا لینا قابل غور ہے۔ امید ہے یہ عارضی نظم ہوگا، آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ مگر جن حجاج نے اس شیڈول کے مطابق رمی کی ہے، ان کی طرف سے دم سعودی حکومت کے معلمین کو ادا کرنا چاہئے۔

۱۰:......منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں نمازوں کی قصر اور اتمام کا مسئلہ تو میزبانوں اور بعض ہمارے کرم فرماؤں کی کرم فرمائی کے نتیجے میں تقریباً ہر خیمہ میں اختلاف کی بجائے خلاف و شقاق بل کہ نزاع کا باعث بن چکا ہے، اور اکثر اوقات دعا، ذکر، تلبیہ اور عبادت کی بجائے ایک دوسرے کی تغلیط اور فہمائش میں گزر جاتے ہیں۔ فقہ حنفی کی رو سے منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں نمازوں کی قصر کا تعلق سفر کے ساتھ ہے، "نسک" کے ساتھ نہیں ہے:

(۱۶):.....(قوله: ثم الى منى فارم الجمار الثلاث في ثاني النحر بعد الزوال بادئا بما يلي المسجد.....) .... وأشار بقوله بعد الزوال الى أول وقته في ثاني النحر وثالثه حتى لو رمى قبل الزوال لايجوز.... ولو تركها حتى غابت الشمس في آخر أيام التشريق يسقط الرمي لانقضاء وقته وعليه دم واحد اتفاقًا. (البحر الرائق، كتاب الحج، (۲/۳۴۸) ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

....بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، كتاب الحج، فصل: وأما وقت الرمي من اليوم الأول.... (۲/۱۳۷) ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی.

جو حاجی پندرہ دن یا اس سے زائد مکہ مکرمہ میں مقیم بن گیا، اس کے لئے فقہ حنفی کے مطابق مکہ اور دیگر مشاعر میں پوری نماز پڑھنا ہی لازم ہے۔ اس کے حق میں قصر کرنا ایسا ہی ہے، جیسے وہ اپنے گھر میں رہتے ہوئے چار کی بجائے دو رکعت پڑھے:

(۱۷):.....(أو ينوي) ولو في الصلاة اذا لم يخرج وقتها ولم يك لاحقًا (اقامة نصف شهر) حقيقة أو حكما لما في البزازية....(بموضع) واحد (صالح لها) من مصر أو قرية أو صحراء دارنا وهو من أهل الأخبية (فيقصر ان نوى) الاقامة (في أقل منه) أي في نصف شهر (أو نوى) (فيه لكن في غير صالح)....(بموضعين مستقلين كمكة ومنى) فلو دخل الحاج مكة أيام العشر لم تصح نيته لأنه يخرج الى منى وعرفة فصار كنية الاقامة في غير موضعها وبعد عوده من منى تصح كما لو نوى مبيته بأحدهما....الخ. (رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر (۲/۱۲۵، ۱۲۶) ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

....البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب المسافر (۲/۱۳۲) ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی.

مگر ہمارے ہاں سے سعودیہ گئے ہوئے بعض ٹوآپریٹرز یا ہمارے بعض لوگ بڑے اصرار کے ساتھ بلاتفریق بدون تفصیل سب حاجیوں کو منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں قصر پڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ سعودی لباس میں جو لوگ یہ کوشش کرتے ہیں وہ احترام مسالک کی حدود کی خلاف ورزی کے مرتکب ہیں، انہیں اس سے باز رہنا چاہئے۔ اور ہمارے جو لوگ اس طرح کی کوشش کرتے ہیں، منیٰ اور عرفات میں اپنے خیموں میں قصر اور جمع کرتے ہیں اور اپنے ذاتی اذواق دوسروں پر مسلط کرنے کی کوشش کرتے ہیں، انہیں ان مقدس مقامات میں جاکر یہ انتشار پھیلانے کی بجائے حج پر جانے سے پہلے یہاں ان مسائل کا تصفیہ اور حل کے لئے سنجیدہ علمی کوشش کرنی چاہئے، تاکہ عام حجاج کرام ہمارے نزاعات کی وجہ سے پریشان نہ ہوں، اور اگر یہاں اتفاق نہیں ہو پاتا تو اکثریتی فقہی رائے، پرانے فتویٰ اور معمول بہ طریقہ کار کے مطابق لوگوں کو حج کرنے دیا جائے۔ آپ اپنے علمی تفرد کو، انفرادی عمل کے لئے استعمال فرماتے رہیں، اپنی رائے اور عمل دوسروں پر مسلط نہ فرمائیں۔ بہرحال منیٰ وغیرہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قصر فرمانا قصر نسک تھا، یا قصر سفر؟ یہ بحث امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام

احمد بن حنبل رحمہم اللہ اپنے اپنے ادوار میں کر چکے ہیں، اب حجاج کو اپنے اپنے مسالک کے مطابق عمل کی گنجائش اور اجازت حسب سابق میسر رہنی چاہیے۔ اس میں سعودی لباس میں ملبوس ہندی بھائی رکاوٹ نہ بنیں، نہ ہمارے بعض لوگ ان کے تملق میں حجاج کو پریشان کریں۔

البتہ اس پریشانی کا ایک مناسب حل یہ ہے کہ سعودی حکومت موسم حج میں عرفات کی طرح منیٰ اور مزدلفہ کی مساجد میں بھی اپنی طرف سے مسافر امام ہی کا انتخاب کرے، جو لوگ یہاں کی مساجد میں ان مسافر ائمہ کے پیچھے نماز باجماعت پڑھیں گے، ان کے امام کے حق میں قصر نسک وقصر سفر دونوں جمع ہو جائیں گی، ان کی اقتداء میں چار رکعت پڑھنے والا مقیم حنفی مقتدی لاحق بن کر اپنی نماز پوری پڑھ لے گا:

(۱۸):.... (وصح اقتداء المقيم بالمسافر في الوقت و بعده فاذا قام) المقيم (الى الاتمام لايقرأ) وفي رد المحتار: (قوله: فاذا قام المقيم الخ) اي بعد سلام الامام المسافر. (رد المحتار على الدر المختار المعروف بفتاوى الشامي، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر (۲/۱۲۹) ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

....بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر (۱/۹۳) ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی.

تو کسی قسم کا اشکال یا انتشار نہیں ہوگا۔ اور جو حجاج اپنے خیموں میں انفرادی یا باجماعت نماز پڑھنا چاہیں تو وہ اپنے اپنے مسالک کے مطابق اپنے ماہرین فقہ علمائے کرام کی ہدایات کے مطابق عمل کریں، اور عام واعظین اور قصاص کی تقلید نہ کریں۔ باقی اگر مقیم امام چار رکعت والی نماز قصر نسک کے طور پر دو رکعت پڑھے اور اس کی اقتداء میں حنفی مقتدی نے بھی دو رکعت پڑھ لی یا چار رکعت پڑھ لیں تو حنفی مقتدی کی نماز نہیں ہوگی۔ یہ مسئلہ قرن ثانی سے چلا آ رہا ہے، اور ان مشاعر مقدسہ میں جس مسلک کا امام رہا ہے، وہ دوسروں کی رعایت کرتا چلا آیا ہے، لہٰذا اب بھی اس رعایت کی ضرورت ہے۔

گزشتہ مرتبہ سنا گیا ہے کہ مسجد نمرہ میں خطبہ حج مقیم امام نے دیا اور قصر نسک کے طور پر ظہر وعصر کی دو دو رکعت پڑھائی ہیں، یہ بات اگر واقعہ کے مطابق ہو تو اس میں ایک تو اس معاہدہ کی خلاف ورزی ہے جس میں یہ طے کیا گیا تھا کہ خطبہ حج اور عرفات میں نمازوں کا امام ریاض وغیرہ دور کے شہروں سے لانے کا اہتمام کیا جائے گا۔ اور دوسرا حنفی حجاج جو تمام مسالک کی بہ نسبت تعداد میں زیادہ ہوتے ہیں، ان کی رعایت نہیں فرمائی گئی۔ جن حجاج نے امسال مقیم امام کے پیچھے عرفہ میں ظہر وعصر کی اقتداء لاحق مقتدی کی حیثیت سے کی تھی، انہیں دونوں نمازوں کا اعادہ بھی کرنا ہوگا، وہ اپنے کسی قریبی دارالافتاء سے ضرور رجوع فرمائیں:

(۱۹):.... وأما الاقتداء بالمخالف في الفروع كالشافعي فيجوز مالم يعلم منه مايفسد الصلاة على اعتقاد المقتدى عليه الاجماع انما الاختلاف في الكراهة اه فقيد بالمفسد دون غيره كما ترى، وفي رسالة (الاهتداء في الاقتداء) لملا على القاري: ذهب عامة مشائخنا الى الجواز اذا كان يحتاط في موضع الخلاف والا فلا. (رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب في الاقتداء بشافعي ونحوه هل يكره أم لا، (۱/۵۶۳) ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

....غنية المستملي شرح منية المصلي المعروف بحلبي كبير، فصل الامامة (ص: ۵۱۶)، ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

....أنه اذا صلى في مصر أو قرية ركعتين وهم لايدرون حاله فصلاتهم فاسدة وان كانوا مسافرين لأن الظاهر من حال من كان في موضع الاقامة أنه مقيم والبناء على الظاهر واجب حتى يتبين خلافه (رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر (۲/۱۲۹، ۱۳۰) ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

....البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر (۲/۱۳۵) ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی.

بہر کیف! یہ چند ایسے مسائل ہیں جو فریضہ حج کی ادائیگی کے حوالہ سے انتہائی قابل توجہ ہیں، بالخصوص حنفی حجاج کے لئے کافی مشکلات کا ذریعہ ہیں۔ لیکن ان کا حل انفرادی کوشش کی بجائے حکومتی سطح پر ہی ممکن ہے۔ اس وقت حج کے حوالہ سے سعودی حکومت کی توجہات اور حکومت پاکستان کی ترجیحات سے اُمید ہے کہ وہ باہمی مشاورت اور کوششوں سے ان مشکلات کو حل فرمائیں گے، بالخصوص ہماری موجودہ وزارتِ مذہبی اُمور اور اس کے نیک دل، فرض شناس اور خدا ترس وزیر محترم جناب سردار محمد یوسف صاحب سے بجا طور پر یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ ان مسائل کو حکومتی سطح پر اُٹھا کر اگلے حج سے قبل سعودی حکومت کے ساتھ معاملات طے کر لیں گے۔ ہمیں یہ خدشہ ہے کہ اگر محترم وزیر صاحب اور ان کی ٹیم نے ان مسائل کا حل اپنے دور میں نہ ڈھونڈا تو ممکن ہے کہ آئندہ یہ قابل توجہ اُمور کسی کی توجہ حاصل نہ کر سکیں اور ہمارا حج واجبات و سنن سے خالی ہو کر محض عرفہ اور طواف زیارت تک محدود ہو کر رہ جائے گا اور آگے چل کر اُمت مسلمہ کا یہ طرز عمل ترک سنن پر اجماع کہلائے گا، ولا سمح اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ ☆☆

بچوں کی تربیت کے سلسلے میں

دورِ حاضر میں مسلم خواتین کا کردار

عابدہ حسام الدین

مغرب کے خدانا شناس ذہن کی جولانیوں کی معراج فرائڈ اور کارل مارکس ہیں' انہوں نے انسانی زندگی اور اس کے مسائل کے بارے میں خالص مادی نقطۂ نظر پیش کیا اور اس کے حق میں عقلی اور منطقی دلائل کے انبار لگا دیئے یہی نظریات فکری اور انقلابی تحریکوں میں ڈھلے اور مغربی دنیا کے سیاسی و سماجی ڈھانچے میں دوررس نتائج کی حامل تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ ان تبدیلیوں نے ساری دنیا کو تصادم اور کشمکش' تباہی' بربادی اور محرومی و مایوسی میں مبتلا کر دیا۔

فرائڈ کے نظریات جن میں مذہب کی تحقیر نے انسانی اقدار عالیہ کو پامال کرنے کی بدترین شکل پیش کی گئی تھی' انسان کو حیوانیت کی راہ پر گامزن کر دیا' اور یہ بات مغربی معاشرے کے ذہن نشین کرادی کہ تمام نفسیاتی الجھنوں اور اعصابی اضطرابات سے چھٹکارا پانے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ فرد کے راستے سے سماج' اخلاق اور روایات جیسے چوکیدار ہٹا دیئے جائیں اور اس کے کچلے ہوئے جذبات کو روایات کے قید خانے سے آزاد کر دیا جائے۔

اس طرح مغرب میں ایسی نسل تیار کی گئی جو اس بات کی ہم خیال تھی کہ سماج' کائنات کی اشیاء' انسانی طبیعت سے متصادم ہے اور معاشرے کی قید اور روایات کے وجود کا کوئی جواز نہیں ہے' خوشی کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ انسان خاندانی اور عائلی بندھنوں سے آزاد ہو جائے۔ بالآخر یورپ اور امریکا کی تمام اقوام میں معاشرتی شیرازہ ان افکار و خیالات کی ترویج پاتے ہی بکھر گیا اور عائلی نظام درہم برہم ہو گیا۔

اسلام جو دین فطرت ہے انسان کی فطرت اور شریعت کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے' احکامات لاگو کرتا ہے' قرآن کریم میں شراب اور قمار بازی کے بارے میں لوگوں کے دریافت کرنے پر ارشاد ربانی ہوا:

"لوگ آپ سے اس بارے میں پوچھتے ہیں' آپ فرما دیجئے کہ ان دونوں کے استعمال میں گناہ کی باتیں زیادہ ہیں اور بعض فائدے بھی ہیں' مگر گناہ ان فائدوں سے زیادہ ہے۔"

اگر قرآن یہ کہتا کہ خمر و میسر میں کوئی فائدہ نہیں تو لوگ ہو سکتا ہے کہ اعتراض کرتے یا عدم اطمینان کا شکار ہوتے۔

اسلام کی عائد کردہ تمام قیود و بندشیں معاشرے کے مفاد میں ہیں' اس مختصر تجزیے سے یہ بات ہمارے سامنے آ گئی کہ موجودہ دور میں جو کشمکش قوموں' ملکوں اور مذاہب میں جاری ہے' اس میں یہ نظریات و خیالات کارفرما ہیں جو اہل مغرب نے دنیا کو دیئے اور جس دلدل میں وہ خود جا گرے ہیں' آج کا نام نہاد ترقی پسند معاشرہ اسی جانب رواں دواں ہے' اس وقت ہماری فکر کے سارے دھارے اس جانب مبذول ہونے چاہئیں کہ معاشرے کے اس بحران سے کس طرح نمٹا جائے اس کا تدارک کیا کیا جائے اور اس کا حل کیا ہو؟

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے آپ ؐ نے فرمایا:

"تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

اس حدیث کے مطابق معاشرے کا ہر فرد چاہے وہ عورت ہو یا مرد' اپنے اپنے دائرہ اختیار میں سب راعی (نگہبان) ہیں' اور ان کی ذمے داری ہے کہ بگاڑ کی تمام صورتوں پر نظر رکھیں اور ابتری و انتشار کے اس دور میں ہر جگہ مغربی تہذیب کی چالوں سے نہ صرف خود بلکہ معاشرے کو محفوظ کرنے کی تدابیر اختیار کی جائیں۔ مغرب کی تہذیبی یلغار سے بچنا' لوگوں کو بچانا اتنا آسان نہیں لیکن حکم خداوندی ہے:

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔"

صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ سے روشناس کراؤ اور انہیں ادب سکھاؤ۔

تربیت کا یہ نظام جو اسلام دیتا ہے' انسانی طرز عمل پر اثر انداز ہونے والے بہترین عوامل میں سے ہے' ہر انسان کا بچہ جب دنیا میں آتا ہے' والدین کے پاس ایک امانت ہوتا ہے' بچے کا دل و دماغ بالکل سادہ ہوتا ہے' اس کے والدین یا معلم و معاشرہ جس طرح چاہتے ہیں' اس کے خیالات و افکار بناتے ہیں' اگر خیر کی طرف راہنمائی کریں' تو وہ اس کا عادی بنتا ہے اور اگر اس کو جانوروں کی طرح چھوڑ دیا جائے تو نہ صرف یہ کہ وہ خود تباہ ہوگا' بلکہ اس کی تباہی کا وبال اس کے سرپرستوں پر بھی ہوگا۔

تربیت کے اس مرحلے میں ماں اولاد کے قریب ترین ہوتی ہے' معاشرے کی تباہی' بگاڑ اور تعمیر و ترقی میں وہ اہم ترین کردار ادا کرتی ہے' دورِ حاضر کی

مغربی طرز زندگی اور مصنوعی چمک دمک نے ان کی ذمہ داریوں کو مزید بڑھا دیا ہے' دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ ذہنوں کو بدلنے میں مصروف ہیں' ہر باشعور مسلمان اس بات سے بخوبی واقف ہے' ان ذرائع ابلاغ کے بُرے اثرات عیاں ہیں' جھوٹ اور مکرو فریب کی اشاعت ان کا کام ہے۔

آزادی کے مغربی تصور کے تحت ان ذرائع ابلاغ نے فسق وفجور کی خوب اشاعت سنبھالی، پوری دنیا کے مسلمان ممالک کو اپنا ہدف بنا کر میڈیا کے اثرات کو گھر گھر پہنچا دیا۔

آج کی عورت کے لئے اپنی اولاد' خاندان' نظام' اصول وضوابط سب کو ان اثرات سے بچانا اور متبادل خیر کا پیغام اپنی نسلوں کو دینا انتہائی ضروری ہے' گھر اور بچے ہی معاشرے کی اکائی ہیں' اگر یہیں پر گرفت مضبوط ہو تو آگے معاشرہ بھی پابند ہو جاتا ہے اور اقدار کی حفاظت ہو سکتی ہے' لہٰذا دینی اصولوں سے آگاہی اور مذہبی افکار کی روشنی میں بچوں کی تربیت انتہائی ضروری ہے۔ دشمنان اسلام اس فن سے بخوبی آشنا ہیں کہ آوارہ ذہن' سیکولر اور مادہ پرستی کی خوراکیں کس طرح خوش رنگ بنا کر پیش کریں' ماؤں کی جانب سے بچوں کی تعلیم وتربیت انتہائی ضروری ہے۔ ایک مشہور دانشور کا کہنا ہے یتیم وہ بچہ نہیں جس کے والدین دنیا میں اسے تنہا چھوڑ گئے ہوں' اصل یتیم تو وہ ہیں جن کی ماؤں کو تربیت اولاد سے دلچسپی نہیں اور باپ کے پاس ان کو دینے کے لئے وقت نہیں۔

آج یہ بات کس قدر درست نظر آتی ہے' بچوں کو برائیوں کے سیلاب سے بچانے کے لئے موجودہ دور کی عورت کو خصوصاً اپنے اوقات کار' گھر کے نظام، بچوں کی دلچسپی اور اپنی لاپروائیوں پر توجہ دینی ہوگی اور اس ثقافتی یلغار کا مقابلہ اسلامی رنگ کو اپنا کر ہی کیا جا سکے گا۔ اسی کپڑے پر رنگ اچھا چڑھتا ہے جس کا اپنا کوئی رنگ نہ ہو' اپنی اولاد اور گھر کے افراد کو اور رنگوں سے نکال کر صبغۃ اللہ میں رنگنا ہی اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

اگر آج بھی اسلام کے جامع حکیمانہ پیغام کو اپنایا جائے تو یقیناً بے پناہ بندشوں اور پابندیوں میں جکڑی ہوئی مظلوم اقوام کو عزت و احترام کی زندگی حاصل ہو سکتی ہے۔

☆☆..........☆☆

حضرت قاری غلام فرید نقشبندیؒ کی رحلت

حضرت قاری غلام فرید صاحبؒ ۱۹۴۵ء کو گاؤں ماڑی ضلع اٹک میں پیدا ہوئے، آپؒ پیر طریقت حضرت مولانا غلام حبیب نقشبندیؒ کے مسترشدین میں تھے اسی نسبت سے آپؒ نقشبندی لکھتے تھے، ۱۹۶۴ء میں آپؒ گاؤں ماڑی سے ہجرت کر کے پسرور ضلع سیالکوٹ کی عظیم دینی شخصیت جامع شاہی مسجد پسرور کے خطیب حضرت مولانا مفتی بشیر احمد پسروریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ۱۰ سال تک حضرت پسروریؒ سے فیضیاب ہونے کے بعد دوستوں، بزرگوں کے مشورہ سے حضرت پسروریؒ کی دعا اور مجاہد ختم نبوت سائیں حیات پسروریؒ کے تعاون سے محلہ ٹلہ پسرور میں دینی درسگاہ مدرسہ عربیہ حیات القرآن و جامع مسجد ختم نبوت کی بنیاد رکھی۔ پسرور گردونواح کے خورد و جواں آپؒ کے شاگرد ہیں۔

آپؒ ۲۵ سال جمعیت علماء اسلام (ف) ضلع سیالکوٹ کے امیر رہے، بعد ازاں طبیعت کی ناسازی کی بناء پر امارت سے معذرت کا اظہار فرمایا، تو جمعیت علماء اسلام (ف) نے آپ کو سرپرست جمعیت علماء اسلام منتخب کر کے آپ کے مشوروں اور دعاؤں سے فیضیاب ہوتے رہے، آپؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل پسرور کے تاحیات سرپرست بھی رہے، آپؒ نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے قادیانیوں کے خلاف تحصیل بھر میں اپنا کلیدی کردار ادا کیا، آپؒ نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں تحصیل پسرور میں بھرپور کردار ادا کیا، جامع مسجد ختم نبوت و مدرسہ عربیہ حیات القرآن پسرور و گردونواح کے لیے ختم نبوت کا مرکز بھی ہے، آپؒ وقتاً فوقتاً میٹنگوں سے جمعیت اور عالمی مجلس کے پروگراموں، کانفرنسوں کی تفصیل معلوم کرتے رہتے، آپؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین سے بہت ہی محبت کا اظہار فرماتے، وفات سے کچھ ماہ پہلے حضرت مولانا اسماعیل شجاع آبادی صاحب نے حضرت مولانا فقیر اللہ اختر کے ہمراہ آپؒ کی عیادت کی آپؒ نے خوشی کا اظہار فرمایا اور دعاؤں سے نوازا۔

پسماندگان میں ۴ بیٹے، حضرت مولانا حافظ رفیق عابد علوی، حضرت مولانا حافظ محمد طیب زاہد (جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام (ف) سیالکوٹ)، حضرت مولانا حافظ محمد قاسم اعوان، مولانا قاری عبدالباسط اور ۳ بیٹیاں ہیں، نماز جنازہ کے موقع پر گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 1 پسرور کی گراؤنڈ کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔

پسرور اور گردونواح کے دیگر علماء، خطباء، تاجر، وکلاء، سیاسی و سماجی شخصیات، ایم۔این۔اے، ایم۔پی۔اے حضرات نے شرکت فرمائی۔ ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے امیر سید محبوب احمد گیلانی صاحب نے بھی اپنے رفقاء کے ہمراہ نماز جنازہ میں شرکت کی، نماز جنازہ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے بڑے بیٹے حضرت مولانا حافظ رفیق عابد علوی نے پڑھائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے امیر جناب پیر سید شبیر احمد گیلانی صاحب نے سرپرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ حضرت مولانا حافظ محمد مصدق قاسمی صاحب، مبلغ سیالکوٹ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر صاحب کے ہمراہ جنازہ میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا غلام فرید صاحب کو کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اللہ ہم سب کا خاتمہ ایمان بالخیر فرمائے۔ آمین۔

مولانا اویس احمد فاروقی

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

تبلیغی ودعوتی اسفار

بہاولپور میں دروسِ قرآن وحدیث:

بہاولپور (مولانا محمد اسحاق ساقی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد الصادق میں نصف صدی سے دروس قرآن و حدیث کا سلسلہ چلا آرہا ہے۔ کسی زمانہ میں مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ، فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ مولانا سید منظور احمد شاہ حجازیؒ، مولانا غلام محمد علی پوریؒ، مولانا محمد شریف بہاول پوریؒ، مولانا قاضی اللہ یار خانؒ، مولانا خدا بخشؒ، مولانا بشیر احمد حصارویؒ رحیم یار خان سمیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین اور راہنما یکم سے ۱۶ر رمضان المبارک تک سولہ یوم درس دیا کرتے تھے۔ یہ سلسلہ اب بھی جاری و ساری ہے۔ اگرچہ وہ خطیب بھی نہ رہے اور نہ ہی سامعین رہے۔ تاہم یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔

یکم رمضان المبارک کو پہلا درس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے نائب امیر مولانا مفتی عطاء الرحمٰن نے دے کر دروس کے سلسلہ کا آغاز کیا۔

۲ر رمضان المبارک کو مولانا عبدالرزاق مدرس دارالعلوم اسلامی مشن بہاولپور۔

۳،۴ر رمضان المبارک کو مولانا محمد اسحاق ساقی نے درس دیئے۔

۵،۶ر رمضان کو مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے درس دیئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد قاسم رحمانی، رحیم یار خان کے مبلغ مولانا مفتی محمد راشد مدنی، ساہیوال کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے مختلف موضوعات پر بیان کیے۔

آخری درس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم نے دیا۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ سفر عمرہ پر تھے، اس لئے ان کا درس نہ ہوسکا۔

جامع مسجد شاہ جیؒ ڈھڈھی والا میں درس

(مولانا عبدالرشید غازی)..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق راہنما مولانا سید ممتاز الحسن گیلانیؒ نے اپنے آبائی علاقہ میں قطعہ اراضی بیچ کر فیصل آباد کے علاقہ ڈھڈی والا میں مسجد بنائی۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند ارجمند مولانا سید طاہر الحسن گیلانیؒ مسجد کا نظم چلاتے رہے۔ آج کل گیلانی صاحبؒ کے ایک اور فرزند ارجمند مولانا سید مظفر حسن گیلانی انتظام سنبھالے ہوئے ہیں۔ ان کی استدعا پر ۳ر رمضان المبارک صبح کی نماز کے بعد استاذ محترم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد شاہ جیؒ میں درس دیا۔

مولانا سید ممتاز الحسن گیلانی صالح عالم دین اور مبلغ ختم نبوت تھے۔ ام السادات سیدۃ نساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہراؓ رضی اللہ عنہا کا نام نامی اسم گرامی زبان پر آیا تو اچانک دل کا دورہ پڑا اور دل کو پکڑ کر بیٹھ گئے اور روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔ وفات کے بعد آپ نے فرزند ارجمند سید طاہر الحسن گیلانی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ ابا جی کیا بنا؟ فرمایا: ختم نبوت کی برکت سے مغفرت کردی گئی۔ ابا جی نے اپنے آبائی علاقہ میں قطعہ اراضی بیچ کر مسجد تعمیر کی، اس کا بھی کچھ فائدہ ہوا؟ فرمایا: ختم نبوت کی برکت سے مسجد کی تعمیر نے بھی فائدہ دیا۔ اباجی! آپ نے مجھے اور میری ایک بہن کو حافظ بنایا اس کا بھی فائدہ ہوا؟ فرمایا ہاں! ختم نبوت کی برکت سے اس نے بھی فائدہ پہنچایا۔ عرض کیا کہ بزرگوں میں سے کسی سے ملاقات ہوئی؟ فرمایا: ایک محفل میں جانا ہوا تو حضرت رائے پوریؒ اور شاہ جیؒ زردہ تناول فرمارہے تھے مجھے بھی شریک کیا گیا۔

فیصل آباد تحریک ختم نبوت کا مرکز رہا ہے۔ مجاہد تحریک ختم نبوت مولانا تاج محمودؒ کا طوطی بولتا رہا، رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کے فرزند ارجمند مولانا انیس الرحمٰن لدھیانویؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کے رکن رہے۔ مرشد الاحرار مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے خلیفہ مجاز مولانا محمد انوریؒ کی سرپرستی اور دعاؤں نے تحریک ختم نبوت کو چار چاند لگائے رکھا۔

جامع مسجد کچہری بازار کے خطیب مولانا مفتی محمد یونس مراد آبادیؒ نے ۱۹۵۳ء کی تحریک میں قید و بند کی صعوبتوں کو مردانہ وار برداشت کیا۔

بریلوی مکتب فکر کے ممتاز خطیب مولانا صاحبزادہ سید افتخار الحسن شاہ، چنیوٹ کانفرنس میں اپنے مخصوص انداز میں گرجتے اور برستے رہے۔

مولانا مفتی زین العابدینؒ تبلیغی بزرگ ہونے کے باوجود ۱۹۷۴ء کی تحریک میں بھرپور حصہ

لیا۔ اہلحدیث مکتب فکر کے مولانا محمد صدیق، مولانا حکیم عبدالرحیم اشرفؒ شانہ بشانہ رہے۔ خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ نے ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریکوں میں قائدانہ کردار ادا کیا۔

مولانا سیّد محمد اشرف ہمدانیؒ نے ایک عرصہ تک جناح کالونی کی مرکزی مسجد میں ختم نبوت کی تحریک کا الاؤ گرم رکھا، بلکہ مجلس کے مبلغ اور فیصل آباد کے امیر رہے۔ حاجی عبدالرحیم نیازیؒ، حاجی غلام رسول نیازیؒ، مولانا عبیداللہ احرار نے تحریک کے علَم کو سرنگوں نہ ہونے دیا۔

اب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت پیر طریقت حضرت مولانا سیّد جاوید حسین شاہ دامت برکاتہم، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا سیّد فاروق ناصر شاہ، مولانا سیّد خبیب احمد شاہ اور مولانا غلام محمد تحریک کا الاؤ گرم کیے ہوئے ہیں۔

جامع مسجد دھوبی گھاٹ تحریک ختم نبوت کا مرکز رہی ہے، اب بھی ہے۔ مولانا سیّد غلام مصطفی شاہ حفظہ اللہ ایک عرصہ تک اس مسجد کے خطیب رہے ہیں اور قاری محمد رفیق شاہ موذن۔ دونوں شاہ صاحبان اب ریٹائر ہو چکے ہیں۔ اس وقت مسجد کی امامت وخطابت مولانا رشید احمد کلیم فرما رہے ہیں۔

۱۴؍رمضان المبارک کی صبح کی نماز کے بعد استاذ محترم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ کا درس اس مسجد میں ہوا۔

جامع مسجد شیخ لاہوریؒ

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی) جامع مسجد شیخ لاہوریؒ جھنگ میں قدیمی جماعتی مرکز ہے۔ مولانا غلام حسین مدظلہ اپنی جوانی کے زمانہ میں غالباً ہر ہفتہ یہاں درس دیتے تھے۔ مسجد مذکور کی توسیع کی عرصہ دراز سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ مقامی رفقاء نے کوشش کی۔ دو منزلہ مسجد کھڑی ہوگئی۔ مقامی احباب کی خواہش تھی کہ تعمیر جدید کے بعد مجلس کے کوئی ساتھی تشریف لائیں تو مولانا غلام حسین مدظلہ کے حکم پر راقم ۱۷؍مئی کو حاضر ہوگیا تو عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد شیخ لاہوری میں مسجد کے امام مولانا قاری غلام مرتضیٰ، جناب محمد اسلام، قاری عبیداللہ کے نعتیہ کلام کے بعد راقم نے ''قانون ناموسِ رسالت اور اس کا تحفظ'' کے عنوان پر تقریباً ایک گھنٹہ بیان کیا۔

تقریب کی صدارت مقامی امیر مولانا سیّد مصدوق حسین شاہ مدظلہ نے کی۔ مولانا غلام سرور، مولانا عمر دراز، قاری خلیل احمد نے خصوصی شرکت کی۔ تقریب کے روح رواں مولانا غلام حسین حفظہ اللہ تھے۔

راقم نے کہا کہ مشال خان کے قتل کے واقعات اس وقت رونما ہوتے ہیں جب قانون گونگا اور بہرہ ہوجاتا ہے، لوگ یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ پہلے تو انسپکٹر پولیس تک پہنچ نہ ہوگی اور پہنچ گئے اور ایف آئی آر بھی درج ہوگئی تو آگے کئی مراحل ہیں سیشن کورٹ، ہائی کورٹ، سپریم کورٹ نے سزا دے بھی دی تو عملدرآمد نہ ہوگا۔ اس لئے لوگ قانون ہاتھ میں لے لیتے ہیں۔ راقم نے مطالبہ کیا کہ قانون تحفظ ناموس رسالت کے سلسلہ میں آج تک دی گئی سزاؤں پر عملدرآمد کیا جائے اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

جامعہ عبیدیہ میں دورۂ تفسیر

فیصل آباد... دورۂ تفسیر میں حاضری: ایک دور تھا کہ پنجاب کی جامعات میں وقت کے بایزیدؒ و جنیدؒ علوم قرآن و حدیث کی فیوض و برکات عام کر رہے تھے۔

ہمارے حضرت بہلوی (مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ) مدرسہ اشرف العلوم شجاع آباد میں سینکڑوں علماء اور مدارس عربیہ کے منتہی طلبا کو سیراب کرتے ہوئے نظر آتے۔

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ جامعہ مخزن العلوم خان پور میں قرآن کے اسرار ورموز سے علماء وطلبا کو بہرہ ور کرتے ہوئے نظر آتے۔

شیخ التفسیر امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ اور ان کے بعد ان کے جانشین حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ خانقاہ شیرانوالہ لاہور میں قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں بلند کرتے ہوئے نظر آتے۔ امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ راولپنڈی میں اب یہ ریت ختم ہوتی نظر آتی ہے۔ لیکن کہیں کہیں وہ رونقیں ابھی نظر آتے ہیں۔

میرے شیخ سیّدی و مرشدی حضرت اقدس مولانا سیّد جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ جامعہ عبیدیہ فیصل آباد میں شب و روز کی کاوش سے قرآن کو رونق بخشے ہوئے ہیں۔ حضرت والا کے خادم، جامعہ عبیدیہ کے استاذ الحدیث، مولانا محمد حبیب عباسی مدظلہ کا فون آیا کہ حضرت والا کا حکم ہے۔ ہمارے دورۂ تفسیر کے شرکاء کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت، قادیانیت کے دجل وفریب سے مطلع فرمائیں۔

حضرت والا مدظلہ کے حکم پر ۲۲؍مئی کو قبل از ظہر جامعہ عبیدیہ میں حاضر ہوگیا۔ معلوم ہوا کہ حضرت والا دن میں دو مرتبہ سبق پڑھاتے ہیں۔ رمضان المبارک میں ظہر کے بعد اور عشاء کی نماز کے بعد، چنانچہ حضرت والا کے سبق سے پہلے آپ پڑھائیں گے۔

۲۷ رمئی بعد نماز ظہر تین سے چار بجے تک راقم نے ’’مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان بنیادی اختلافی مسائل ختم نبوت، اجرائے نبوت، حیات اور رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام، کذب مرزا قادیانی‘‘ کی توضیح کی۔

۲۸ رمئی کو حیات عیسیٰ علیہ السلام بعد نماز ظہر اور عشاء کے بعد نزول عیسیٰ علیہ السلام پر لیکچر دیا۔ راقم کے بعد جامعہ کے استاذ مولانا مفتی محمد قاسم مدظلہ اور آخر میں حضرت الشیخ دامت برکاتہم العالیہ کا سبق ہوا، جو نماز عصر تک جاری رہا۔ جس میں ایک سو سے زائد علماء کرام، دینی مدارس کے منتہی طلبا اور حضرت والا کے مریدین نے شرکت کی۔

۲۹ رمئی کو ظہر سے متصل راقم نے ’’اوصاف نبوت اور مرزا قادانی کے‘‘ عنوان پر لیکچر دیا، بعد میں مولانا مفتی محمد قاسم اور حضرت جی دامت برکاتہم کے اسباق ہوئے۔

بعد نماز عشاء بھی اسی ترتیب سے اسباق ہوئے۔ حضرت جی دامت برکاتہم کا سبق سُن کر امام الزاہدین، قدوۃ السالکین حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ یاد آ گئے۔ ہمارے حضرت بھی حضرت بہلویؒ کے خدام میں سے ہیں۔ آپ جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا میں ایک عرصہ تک استاذ رہے، ہر جمعرات کو شجاع آباد تشریف لاتے اور جمعہ عصر کے بعد واپس تشریف لے جاتے۔ نیز دورۂ تفسیر کے دنوں میں سالہا سال تک معمول دورہ میں شرکت کا رہا۔ لہٰذا آپ پر حضرت بہلویؒ کا رنگ غالب ہے۔ شجاع آباد میں آج کل حضرت بہلویؒ کی نیابت حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی مدظلہ فرما رہے ہیں۔ ضعف وعوارض کے باوجود پورا قرآن پاک شعبان و رمضان کی چھٹیوں میں پڑھاتے ہیں۔

مولانا حبیب الرحمٰن ہزارویؒ

مانسہرہ شہر کے رہنے والے تھے، جھنگ میں مولانا سیّد صادق حسین شاہ صاحبؒ کے ہاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے تشریف لے آئے۔ اکثر وبیشتر کتب شاہ صاحبؒ سے پڑھیں۔ دورۂ حدیث شریف جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور سے کیا۔ مولانا سیّد صادق حسین شاہؒ کے حکم پر جامع مسجد فاروقیہ پرانی سبزی منڈی جھنگ صدر کے خطیب مقرر ہو گئے اور تقریباً پچاس سال خطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ ۱۹۸۰ء کی دہائی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے امیر رہے۔ بعدازاں اسکول ٹیچر بن گئے تو مقامی رفقاء نے ان کی ملازمت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے بجائے ان کے استاذ محترم مولانا سیّد صادق حسین شاہ شہیدؒ کو امیر منتخب کر لیا۔

آپ کا اصلاحی تعلق حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ سے تھا۔ بنیادی طور پر مانسہرہ شہر ڈب مرا کے رہنے والے تھے۔

حضرت امیر شریعتؒ اور بعض مناظرہ کے اسفار میں حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کے خادم رہے۔

گزشتہ سال ۱۴ رمئی ۲۰۱۶ء کو انتقال فرمایا۔ آپ نے اپنے پیچھے سات بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑے۔ آپ کے ایک بیٹے فاروقیہ مسجد جھنگ صدر کی امامت وخطابت کے فرائض سنبھالے ہوئے ہیں۔

۵ رمئی ۲۰۱۷ء کو مولانا غلام حسین مدظلہ، قاری خلیل احمد سلمہ کی معیت میں مولانا کے فرزندان گرامی کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ راقم نے کہا کہ تعزیت مسنونہ تو تین دن ہوتی ہے، بعدازاں تو معذرت اور دعائے مغفرت تو ہر وقت ہو سکتی ہے اور ہونی بھی چاہئے۔ مولانا کے فرزندان گرامی سے دعائیں لے کر اگلے سفر پر روانہ ہو گئے۔

حاجی شیر زمانؒ کی رحلت

حاجی شیر زمانؒ میرے حضرت، حضرت اقدس مولانا سیّد جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کے خلیفہ مجاز تھے۔ بنیادی طور پر ’’لیٹی، تلہ گنگ‘‘ کے رہنے والے تھے۔

حسین آباد نکا اڈا بھوانہ میں زمین خریدی اور یہاں کے ہو کر رہ گئے۔ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا سیّد صادق حسین شاہ شہیدؒ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ شاہ صاحب موصوف بھی بنیادی طور تلہ گنگ ’’جھانلہ‘‘ کے رہنے والے تھے۔ حاجی شیر زمانؒ نے اپنے آبائی علاقہ لیٹی میں اپنی ذاتی زمین میں مسجد تعمیر کرائی۔ حضرت مرشد کے حکم پر مسجد کا نام جامع مسجد ’’حیات الانبیاء‘‘ رکھا، اور پہلا جمعہ بھی حضرت مرشد مدظلہ نے پڑھایا، پہلے کچھ عرصہ خود امامت کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ بعدازاں اپنے ایک فرزند کو مسجد کا نظم سپرد کر کے بھوانہ کے قریب آ گئے۔

حضرت مرشد کی صحبت کی برکت سے صوم و صلوٰۃ کے ساتھ ساتھ تلاوت قرآن اور ذکر اذکار کی پابندی فرماتے رہے۔ حضرت اقدس مولانا سیّد جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم سے تعلق قائم ہوا تو اسباق پابندی کے ساتھ ادا فرماتے رہے اور حضرت اقدس سے سلسلۂ قادریہ راشدیہ میں باقاعدگی کے ساتھ سلوک کی منازل طے کیں اور حضرت والا نے خلافت سے سرفراز فرمایا۔ موصوف کے فرزند ارجمند حافظ ماسٹر شیر خان بھی حضرت والا کے خلیفہ مجاز ہیں اور موصوف کے پوتے مولانا عبدالقادر جامعہ عبیدیہ فیصل آباد کے استاذ اور حضرت شاہ صاحب کے مجاز ہیں۔ حاجی صاحب آخر وقت تک نماز، تہجد، ذکر و اذکار کے پابند رہے۔

۲۸ رمارچ ۲۰۱۷ء کو انتقال فرمایا اور حضرت مرشد مدظلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اللہ پاک انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔

آمین یاالٰہ العالمین۔ ☆☆☆

بقیہ: اداریہ

دیکھا قادیانی دعوت کا زور؟ اور قادیانی رحمۃ للعالمین کی برکات کا ظہور؟ الفضل کی عبارت ایک بار پھر پڑھئے اور خط کشیدہ الفاظ کے مضمرات پر غور فرمایئے۔ گویا وہ کہنا چاہتا ہے کہ ''رحمۃ للعالمین'' کا لقب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص نہیں بلکہ یہ لقب تو خود مرزا کا اپنا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک!

مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ مرزائیوں اور قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے حقیقتاً مسلمان نہیں، بلکہ پکے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے:

''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا، یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔'' (کلمۃ الفصل، ص:۱۱۰)

مسلمانو! غور کرو، متنبی قادیان ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات و خصوصیات اور آپ کے مناقب و مفاخر کو اپنے لئے ثابت کرے اور جن کی ناپاک روحانی ذریت، امت مسلمہ کو پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے، ان کے بارہ میں ایک مسلمان کا رطب اللسان ہونا، ان کے ساتھ اپنوں جیسا سلوک کرنا اور ان کو با اخلاق کہنا، کیا کسی مسلمان کی غیرت ایمانی اور حمیت مسلمانی اس کو برداشت کر سکتی ہے؟ فاعتبروا یا اولی الابصار

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

معجون تسکین دل

دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔

جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔

عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

قیمت 1200 روپے

وزن 500 گرام

فیصل فوڈز ستارہ پلازہ ڈی گراؤنڈ پیپلز کالونی فیصل آباد

پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری 0314-3085577

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

مکمل علاج، مکمل خوراک

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

فیصل

معجون قوتِ اعصاب زعفرانی

33 اجزا کا اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف

☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید

☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ

☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن

☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

33 اجزاء

قادیانیت کے خلاف امتِ مسلمہ کے فتاویٰ جات کا مجموعہ

فتاویٰ ختمِ نبوت

۳ جلدیں

تحقیق وتخریج شدہ جدید ایڈیشن

ترتیب: حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ

زیرِ نگرانی: مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ

تمام مکاتبِ فکر کے علماء کرام ومفتیانِ عظام کے وہ فتاویٰ جو انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے کافر، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے سے متعلق دیئے ہیں تحقیق وتخریج کے بعد انہیں یکجا شائع کیا گیا ہے۔

- ختمِ نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے حضرات ومبلغین کے لئے معین ومددگار
- لائبریریوں اور دارالافتاؤں کے لئے بیش بہا علمی خزانہ
- عمدہ کاغذ، جاذبِ نظر سرورق
- علماء وطلباء اور کارکنانِ ختمِ نبوت کے لئے خصوصی رعایت

صرف =/1000 روپے علاوہ ڈاک خرچ

اسٹاکسٹ: مکتبہ لدھیانوی ۱۸ اسلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن، کراچی
021-34130020, 0321-2115595, 0321-2115590

شائع کردہ: عالمی مجلسِ تحفظ ختمِ نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ۔ کراچی
021-32780337, 021-34234476